رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِيْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

فاروق

تحریک جدید کا اخبار

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی ؓ

شرح چندہ پیشگی

سرپرستان ۵۰/ - معاونین [illegible] - عام چندہ [illegible] ششماہی [illegible] - بیرون ہند [illegible]

منیجر: [illegible]

قیمت فی پرچہ ۱/

تاریخہائے اشاعت:- ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ فتح ۱۳۱۹ھش مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۷

قادیان میں جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ

پروگرام

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۴۰ء ۲۶ فتح ۱۳۱۹ھش بروز جمعرات

اجلاس اول

وقت	عنوان	مقرر
۹½ تا ۹¾	تلاوت قرآن کریم	
۹¾ تا ۱۰¼	افتتاحی تقریر و دعا	حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
۱۰¼ تا ۱۰½	نظم	
۱۰½ تا ۱۱¼	سلسلہ خلافت نہ رہنے سے مسلمانوں کو کیا نقصان پہنچے ہیں۔	جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ
۱۱¼ تا ۱۲	ذکر حبیب	حضرت مفتی محمد صادق صاحب سابق مبلغ انگلستان و امریکہ
۱۲ تا ۱	تبلیغ سلسلہ کے حالات و ضروریات	جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیر سابق مبلغ انگلستان و افریقہ

وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

وقت	عنوان	مقرر
۲ تا ۲½	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۲½ تا ۳½	نظام خلافت کی ضرورت	جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم۔اے ناظر اعلیٰ
۳½ تا ۴½	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دور حاضرہ کے متعلق انذاری پیشگوئیاں	جناب مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان
۴½ تا ۵	اجرائے نبوت کے فوائد اور انقطاع نبوت کے نقصانات	جناب مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء ۲۷ فتح ۱۳۱۹ھش بروز جمعہ

پہلا اجلاس

وقت	عنوان	مقرر
۹½ تا ۱۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰ تا ۱۱	مسئلہ خلافت پر غیر مبایعین کے اعتراضات کے جوابات	جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری مولوی فاضل
۱۱ تا ۱۱¾	صداقت حضرت مسیح موعود بحیثیت موعود ادیان	جناب مولوی حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری
۱۱¾ تا ۱۲¾	پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کون ہے	جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی گجرات

۱۲¾ سے ۲ بجے تک وقفہ برائے نماز جمعہ و عصر

دوسرا اجلاس

تلاوت قرآن کریم و نظم

تقریر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء ۲۸ فتح ۱۳۱۹ھش بروز ہفتہ

پہلا اجلاس

وقت	عنوان	مقرر
۹½ تا ۱۰	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱۰ تا ۱۱	مذہب کے متعلق پروفیسر فرائڈ کی تحریریں	جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے۔ پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
۱۱ تا ۱۲	جنگ کے متعلق اسلامی قوانین اور اصول کی برتری	صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایچ۔بی۔اے آکسن پرنسپل جامعہ احمدیہ
۱۲ تا ۱	بہائیت کی حقیقت	جناب مولوی ابو العطاء صاحب مبلغ مصر و فلسطین

ایک بجے سے دو بجے تک وقفہ برائے نماز ظہر و عصر

دوسرا اجلاس

تلاوت قرآن کریم

نظم

تقریر حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر القرآن کی قیمت کے متعلق ایک غلط فہمی کا ازالہ

تفسیر القرآن کے متعلق گزشتہ دنوں یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جن احباب کی طرف سے مورخہ ۱۲ دسمبر تک دفتر تحریک جدید میں اطلاع پہنچ جائے گی۔ ان سے فی کتاب -/5 روپے قیمت لی جائے گی۔ اور اس کے بعد کی تاریخوں میں اطلاع دینے والے احباب سے بحساب -/۱ کا روپے فی نسخہ لی جاوے گی۔ کیونکہ تفسیر القرآن کا حجم پہلے اندازہ سے جس کے بموجب اسکی قیمت -/5 رکھی گئی تھی۔ بہت بڑھ گیا ہے۔

اس پر بعض دوستوں کی طرف سے ۱۲ دسمبر سے پہلے کی لکھی ہوئی چٹھیاں موصول ہوئی ہیں۔ اور اس میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ چونکہ ان کی طرف سے چٹھی ۱۲ دسمبر سے پہلے لکھی گئی ہے۔ اس لئے رعایتی قیمت پر تفسیر کو مہیا کی جائے۔ اور (۲) تصدیق میں انہوں نے ثبوت بھی پیش کیا ہے۔ ایسے دوستوں کی اطلاع کے لئے اس امر کی وضاحت کی جاتی ہے۔ کہ تفسیر القرآن کی اصل قیمت تو اب -/6 ہی ہے۔ اور اس کے حجم کے لحاظ اور کاغذ کی گرانی اور جلد کے شاندار ہونے کی وجہ سے ہی قیمت نہایت موزون بلکہ ابھی کم ہے۔ لیکن چونکہ احباب جماعت کے ساتھ قبل ازیں وعدہ ہو چکا تھا۔ کہ پیشگی رقم ارسال کرنے والوں سے یا پہلے اطلاع دینے والوں سے قیمت بحساب فی نسخہ -/5 روپے لی جائے گی۔ اس لئے ایفائے وعدہ کے واسطے یہ رعایت ۱۲ دسمبر سے قبل اطلاع خریداری دفتر میں پہنچا دینے والوں کو بہر حال دی جائے گی۔ مگر تفسیر القرآن کے حجم کے زائد ہو جانے کے باعث اب اصل قیمت چھ روپے ہے۔ امید ہے۔ کہ اس امر کی وضاحت کے بعد اب احباب کی طرف سے یہ تقاضا نہ ہوگا۔

ایک ضروری گذارش جن دوستوں کی طرف سے ابھی تک نسخہ کو ریزرو کرنے کی اطلاع نہیں ملی ان کو جلدی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جس قدر تعداد میں یہ تفسیر اس مرتبہ شائع کی جا رہی ہے۔ وہ اس ضرورت کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔ اور خطرہ ہے۔ کہ دیر کرنے والے احباب کو اس بے بہا تفسیر سے محروم ہی نہ رہنا پڑے۔

کیا آپ جنت کی خواہش نہیں رکھتے

دنیا میں کسی کو اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے متعلق علم نہیں ہے۔ کہ ان کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا۔ لیکن بہشتی مقبرہ قادیان ہی ایک ایسی جگہ ہے۔ کہ جو اس میں دفن ہو جاوے وہ یقیناً جنتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کا مرسل مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتا ہے۔ کہ مجھے ایک جگہ دکھائی گئی۔ اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں۔ جو بہشتی ہیں۔ اور پھر فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا رب العالمین۔ پھر فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے۔ جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔"

پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ وہ یقینی طور پر جنتی بنے۔ اسکو وصیت کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ اس بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر یقینی بہشتی بنے۔ جن لوگوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ وہ جلسہ سالانہ پر وصیت کر کے جائیں۔ تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی ہر ایک رحمت سے حصہ پانے والا بنے۔ کیونکہ خدا کا پیارا مسیح فرماتا ہے۔ کہ خدا نے فرمایا ہے۔ کہ انزل فیہا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں۔ جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

لنڈن میں احمدی بخیر و عافیت ہیں

لنڈن ۱۶ دسمبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ دو راتوں کے سوا لنڈن میں ہوائی حملوں سے خاموشی رہی ہے۔ ممبران جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

دار الامان کا ہفتہ

(۱) قادیان ۲۰ر فتح ۱۳۱۹ھش سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب حضور کی درازئ عمر کے لئے دعا کرتے رہیں۔

(۲) حضرت ام المؤمنین مد ظلہا العالی اور حرم ثانی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کو بھی خدا کے فضل سے صحت ہے۔ ثم الحمد للہ۔

(۳) حرم اول کی طبیعت کل کی نسبت اچھی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے۔

قادیان میں جائداد بنانے والوں کیلئے بہترین موقعہ

(۱) صدر انجمن احمدیہ کے پاس چند قطعات سکنی اراضیات کے قابل فروخت ہیں۔ ان قطعات میں کچھ قطعات ایسے ہیں۔ جو پچاس فٹ کے مجوزہ بازار ملحقہ ریلوے اسٹیشن قادیان پر دس دس مرلہ کے ہیں۔ جن پر بہترین دکانیں اور دکانوں کے پیچھے رہائشی مکانات بن سکتے ہیں۔ کچھ قطعات مختلف محلہ جات میں کنال کنال کے بھی ہیں۔ جن پر رہائشی مکان بن سکتے ہیں۔

(۲) علاوہ اس کے صدر انجمن احمدیہ کے پاس تین پختہ مکان بھی قابل فروخت ہیں۔ جن میں سے ایک پختہ مکان دار السعۃ میں اور دوسرا پختہ مکان معہ چوبارہ کے محلہ دار الفضل میں۔ تیسرا بہت بڑا مکان جس میں چھ عدد پختہ دوکانیں بھی ہیں۔ محلہ مسجد فضل میں واقع ہیں۔ جو دوست ان قطعات یا دوکانوں یا مکانوں کو خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ سے دفتر جائیداد میں مل کر جائے وقوع اور تفصیلات معلوم کر کے خرید سکتے ہیں۔ (ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان)

دعائے مغفرت ہمارے دوست چودھری نبی بخش صاحب ریٹائرڈ تحصیلدار پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چونڈہ جو ایک مخلص احمدی تھے۔ نوے سال کی عمر میں اپنے وطن میں فوت ہو گئے ہیں۔ ہمیں ان کی اہلیہ مکرمہ اور ان کی صاحبزادی ڈاکٹر مسز خان کے ساتھ ہمدردی ہے۔ احباب مرحوم کے واسطے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں بلند مقامات عطا کرے۔ آمین۔ مفتی محمد صادق

معذرت

(۱) چونکہ پریس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تفسیر القرآن رات دن چھپ رہی ہے۔ اور سب کام بند کر دیا ہے۔ اسلئے اخبار دو دن لیٹ کیا گیا۔ (۲) سالانہ تعطیل ۲۸ دسمبر ۱۹۴۰ء کا پرچہ بوجہ مصروفیت سالانہ جلسہ شائع نہ ہوگا۔ اس کے بعد انشاء اللہ ۷ جنوری ۱۹۴۱ء کو نئے سال کا پہلا پرچہ شائع کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں اور نوٹ کر لیں۔

اٹھراء کا کامل اور مجرب ترین علاج

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو ۔ اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو ۔ دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھراء کہتے ہیں۔ ستر سالہ مجرب نسخہ حضرت حکیم حافظ نور الدین اعظم رض شاہی طبیب کا ہے۔ دواخانہ رحمانی حضور ممدوح کے حکم سے حین وحیات میں حضور کے شاگرد حکیم عبد الرحمن صاحب کاغانی نے ۱۹۱۰ء میں قائم کیا۔ فہرست ادویہ مفت طلب فرمائیے۔ تمام مجرب نسخہ جات حضرت نور الدین اعظم رحمۃ اللہ علیہ اس دواخانہ رحمانی میں تیار ہوتے ہیں۔ گولیوں کا استعمال شروع حمل سے اخیر رضاعت تک۔ قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک ۱۱ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ تولہ علاوہ محصولڈاک۔ رعایتی ایک روپیہ تولہ مکمل خوراک نو روپیہ۔

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز۔ دواخانہ رحمانی قادیان۔ پنجاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فاروق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۴۰ء | نمبر ۴۷

خطبہ جمعہ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء

تفسیر القرآن کی تکمیل کے لئے تحریک دعاء

بیرونی احباب جلسہ سالانہ پر مہمان اور اہل قادیان اچھے میزبان بنیں

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میری طبیعت کچھ دنوں سے زیادہ علیل رہتی ہے۔ اور چونکہ

قرآن شریف کے ترجمہ اور تفسیر کے کام

کا بہت بڑا بوجھ ان دنوں ہے۔ اور جلسہ تک دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں۔ مگر ابھی کوئی ایک سو صفحہ کتاب کا یا چار سو کالم مضمون کا لکھنا باقی ہے۔ اور آج کل اکثر ایام میں رات کے تین چار بلکہ پانچ بجے تک بھی کام کرتا رہتا ہوں۔ اس لئے اس قسم کی

جسمانی کمزوری

محسوس کرتا ہوں۔ کہ اس قدر بوجھ طبیعت زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکتی۔ چونکہ جلسہ تک دن تھوڑے رہ گئے ہیں۔ اس لئے دوستوں سے چاہتا ہوں کہ دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ خیریت سے اس کام کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ وہ لوگ جو

میرے ساتھ کام کر رہے ہیں

اور جن کا کام کتابت۔ کاپیوں کی تصحیح کرنا اور مضمون صاف کر کے لکھنا وغیرہ ہے۔ وہ بھی بہت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اتنی دیر تک روزانہ کام کرنے کی انہیں عادت نہیں۔ پھر بھی دو تین بجے رات تک کام کرتے ہیں۔ ممکن ہے اس سے بھی زیادہ دیر تک کام کرتے ہوں۔ مگر ۲۔۳ بجے تک تو کئی دفعہ بات پوچھنے کے لئے میرے پاس آتے رہتے ہیں۔ اسی طرح

کاپیاں لکھنے والے کاتب

ہیں۔ بے شک وہ اجرت پر کام کرتے ہیں۔ مگر جس قسم کی محنت انہیں کرنی پڑتی ہے اور وہ کر رہے ہیں۔ وہ اخلاص کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ بعض اوقات کام کیا جائے معمول سے دگنا کیا جائے۔ اور اچھا کیا جائے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ کاتب کا کام آنکھوں کا تیل نکالنا ہوتا ہے۔ وہ ایک منٹ کے لئے بھی آنکھ اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ آنکھ کاغذ پر اور قلم ہاتھ میں لے کر بیٹھا رہتا ہے۔ اور بیٹھنا بھی ایک خاص طریق سے ہوتا ہے۔ میں تو اس کام کے متعلق سمجھتا ہوں۔ کہ عمر قید کی سزا ہے۔ اور دیکھا گیا ہے۔ کہ کاتب لوگ بہت جلد بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ

کتابت کے کام میں

انہیں سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔ آنکھیں ہر وقت ایک ہی طرف لگی رہتی ہیں۔ اس وجہ سے ان کی صحت ضائع ہو جاتی ہے۔ ہم لوگ جو تصنیف کا کام کرتے ہیں۔ ان سے زیادہ وقت کام میں دیتے ہیں۔ مگر اسی حصہ میں ان کا کام زیادہ مشقت طلب ہوتا ہے۔ ہم تو کبھی پڑھ رہے ہوتے ہیں کبھی بیٹھ جاتے ہیں۔ کبھی کوئی حوالہ تلاش کرنے لگتے ہیں۔ کبھی لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر جو کچھ لکھتے ہیں۔ وہ مضمون ہمارے ذہن میں ہوتا ہے۔ اگر ہم آنکھیں بند بھی کر لیں۔ تو لکھ سکتے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہوگا۔ کہ سطریں ٹیڑھی ہو جائیں گی۔ مگر کاتب بیچارے کو دو طرف نظر رکھنی پڑتی ہے۔ ادھر وہ ہمارے لکھے ہوئے کو دیکھتا ہے۔ اور ادھر کاپی پر نظر جمائے رکھتا ہے۔ پھر ہم تو جو چاہیں لکھتے جائیں۔ لیکن کاتب کو اجازت نہیں ہوتی۔ کہ اپنی طرف سے کچھ کرے۔ اور کاتبوں کو اتنا علم بھی نہیں ہوتا۔ کہ مضمون میں دخل دے سکیں۔ یہ

ایک کاتب کے متعلق مشہور ہے

کہ اسے کسی نے قرآن مجید لکھنے کو دیا۔ تو کہدیا۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ اس میں دخل نہ دینا۔ اس نے کہا۔ نہیں۔ ہرگز دخل نہیں دوں گا۔ جب وہ لکھ کر لایا۔ تو لکھانے والے نے پوچھا۔ کہیں دخل تو نہیں دیا۔ کاتب نے کہا میں نے کوئی دخل نہیں دیا۔ مگر ایک آیت جو غلط لکھی تھی۔ وہ درست کر دی ہے۔ اصل میں خرِ عیسیٰ ہے۔ مگر آیت میں خرِ موسیٰ لکھا تھا۔ چونکہ یہ صریح غلطی ہے۔ اس لئے میں نے اس کی اصلاح کر دی ہے۔ اس نے کہا۔ آیت میں خرَّ ہے۔ خرِ نہیں کہ خرِ عیسیٰ لکھا جائے۔ تو کاتب کی لیاقت بھی عموماً اتنی نہیں ہوتی۔ کہ اگر مضمون لکھنے والے سے کوئی غلطی ہو جائے جلدی لکھنے کے وقت میں۔ سے۔ کو وغیرہ الفاظ چھوٹ بھی جاتے ہیں۔ اور ایسی غلطیاں مصنف سے ہو جاتی ہیں۔ تو کاتب کو یہ اجازت نہیں۔ کہ مصنف سے جو غلطی ہو جائے۔ اسے درست کر دے۔ کیونکہ اگر یہ اجازت ہو۔ تو نہ معلوم کسی بات کو کیا سے کیا بنا دے۔ غرض

کاتبوں کی حالت قابل رحم

ہوتی ہے۔ اور اس وقت جو کاتب کام کر رہے ہیں۔ ان پر کام کا بڑا بار ہے۔ کاتب اگر اچھا لکھے۔ تو ۶ سے آٹھ صفحے روزانہ لکھ سکتا ہے۔ مگر اب کام کی زیادتی کی وجہ سے ۱۲ سے ۱۶ صفحے تک روزانہ ایک ایک کاتب سے لکھوایا جا رہا ہے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کریں۔ تو کام جلسہ تک ختم نہ ہو سکے گا۔

اس کے بعد اہم کام چھپوائی کا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے لئے بہت کچھ سہولت عطا کر رکھی ہے۔ ایک وقت تو وہ تھا جبکہ دستی پریس چلانا بھی مشکل تھا۔ مگر اب دو پریس کام کر رہے ہیں۔ اور ایک میں دو مشینیں چل رہی ہیں۔ کجا تو یہ کہ دستی پریس بھی نہ تھا۔ اور کجا یہ کہ مشینیں کام کر رہی ہیں اور بجلی سے دو دو پریس چل رہے ہیں۔ پریس والوں نے وعدہ کیا ہے۔ کہ ۴۸ صفحے روزانہ چھاپ کر دیتے رہیں گے۔ اس وقت تک ساڑھے سات سو صفحے چھپ چکے ہیں۔ اور پونے دو سو کے قریب چھپنے باقی ہیں۔ مگر ان کے متعلق کوئی فکر نہیں ہے۔ البتہ کاتبوں کا کام ایسا ہے۔ کہ اگر ایک کی بھی صحت خراب ہو گئی۔ تو کام رک جانے کا اندیشہ ہے۔ پھر

جلد سازی کا مرحلہ

طے ہونا باقی ہے۔ جلد ساز سے عہد لے لیا گیا ہے۔ کہ تمام کاپیاں چھپ جانے کے بعد کم از کم ۷۵ جلدیں روزانہ کے حساب سے دے گا۔ اور اس لحاظ سے ۳۰۔۳۱ دسمبر تک ۸۔۹ سو کتابیں مجلد مل سکتی ہیں۔ اور باقی بعد میں بھیجی جا سکتی ہیں۔ مگر جلد ساز ایسے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو بہانہ سازی میں بڑے مشاق ہوتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ نواب محمد علی خانصاحب سے میں نے ایک کتاب مانگی۔ انہوں نے کہا۔ جلد ساز کے پاس گئی ہوئی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر مانگی۔ تو نواب صاحب نے وہی جواب دیا۔ جو پہلے دیا تھا۔ پھر سال دو سال کے بعد مانگی۔ تب بھی انہوں نے یہی کہا۔ کہ جلد ساز کے پاس ہے۔ اس پر میں نے کہا۔ کیا آپ نے وہ کتاب جلد ساز کے لئے خریدی تھی۔ اتنے عرصہ سے مانگ رہا ہوں۔ اور آپ کہتے ہیں۔ جلد ساز کے پاس ہے۔ نواب صاحب نے کہا۔ [illegible] ۱۸ سال سے اس کے پاس پڑی ہے۔ کتب خانہ کی کچھ کتابوں کی جلدیں جو ہے خراب ہو گئی تھیں۔ وہ جلد ساز کے حوالے کی گئی تھیں۔ کہ جلدیں ٹھیک کر دیں۔ مگر ابھی تک اس نے واپس نہیں دیں۔ آخر ایک لمبے عرصہ کے بعد جلد ساز نے وہ کتابیں لا کر واپس کر دیں۔ کہ آپ اتنی جلدی کرتے ہیں۔ تو اپنی کتابیں واپس لے لیں۔ میں اتنی جلدی کام نہیں کر سکتا۔ تو جلد سازوں سے یہ ڈر آتا ہے۔ احباب دعا کریں خداوند تعالیٰ اس مرحلہ کو بھی عمدگی سے طے کرا دے۔ غرض اس وقت

کئی مرحلے

ہمارے رستہ میں پڑے ہیں۔ دوست دعا کریں۔ خدا تعالیٰ سب مراحل کو طے کرنے کی توفیق عطا کرے۔ ابھی سورہ کہف کی تفسیر لکھنے کا کام میرے ذمہ ہے۔ سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی کتابت کاتبوں کے ذمہ ہے۔ اور سورہ نحل سورہ بنی اسرائیل اور سورہ کہف کی چھپائی پریس کے ذمہ ہے۔ کاپیوں اور پروفوں کا پڑھنا اور میرے مضمون کو صاف کر کے لکھنا میرے مددگاروں کے ذمہ ہے۔ اس کے بعد جلد ساز کے قبضہ میں جانے والے ہیں۔ وہ بھی ایک بڑا مرحلہ ہے۔ اس کے متعلق ضروری شرائط طے کر لی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گئی ہیں۔ اور پیشگی روپیہ بھی دے دیا ہے۔ مگر انسانی تجاویز کا کیا ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کی تائید حاصل نہ ہو۔ پس

بہت ہی دعاؤں کی ضرورت ہے

اس کام کی وجہ سے دو ماہ سے انتہائی بوجھ مجھ پر اور ایک ماہ سے میرے ساتھ دوسرے کام کرنے والوں پر پڑا ہوا ہے۔ یہ بوجھ عام انسانی طاقت سے بڑھا ہوا ہے۔ اور زیادہ دیر تک برداشت کرنا مشکل ہے۔ جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور نصرت نہ ہو۔ پس دوست دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ کامیابی عطا کرے۔

پھر میں دوستوں کی توجہ

جلسہ سالانہ

کی طرف دلاتا ہوں۔ جو سر پر کھڑا ہے۔ دوست دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں

جلسہ میں شریک ہونے کی تحریک

کرے۔ اور جلسہ کے برکات سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور قادیان کے دوستوں کو یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ مکانوں روپے وقت تفوے اخلاص اور خیر خواہی کے لحاظ سے باہر سے آنے والوں کے خدمت گزار اور اچھے میزبان ثابت ہوں۔ اگر قادیان کے لوگ یہ دعا کرتے رہیں۔ تو میرے وعظ اور نصیحت کے بغیر اپنے فرائض ان کے سامنے آتے رہیں گے۔ مثلاً جو یہ دعا کرے گا کہ جن کے پاس مکان ہیں۔ انہیں مہمانوں کے لئے دینے کی توفیق حاصل ہو۔ تو اس کا نفس اسے کہے گا تمہیں خود بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ اسی طرح جب ایک شخص یہ دعا کرے گا۔ کہ دوسروں کو مالی قربانیاں کرنے کی توفیق ملے۔ تو اس کا نفس اسے کہے گا۔ کہ دوسروں کے لئے جب دعا کرتے ہو۔ تو تم بھی ایسا ہی کرو۔ پس جو دوست دوسروں کے لئے دعا کریں گے۔ ان کے نفس میں تغیر پیدا ہو کر انہیں خود بھی نیکی کرنے کی توفیق حاصل ہو جائے گی۔ تجربہ سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ دعائیں نفس کی

اصلاح کا سب سے بڑا ذریعہ

ہیں۔ کیونکہ جو شخص دوسروں کے لئے کوئی دعا مانگتا ہے۔ خود بھی چاہتا ہے۔ کہ ایسا ہی بنوں۔ اور یہی تحریک کسی نیکی کے حاصل کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

اسی طرح باہر کے دوست جب دوسروں کے لئے یہ دعا کریں گے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قادیان جانے کی توفیق عطا کرے۔ تو ان کا نفس انہیں کہے گا۔ کہ جب دوسروں کے لئے جانے کی توفیق طلب کرتے ہو۔ تو خود بھی اس پر عمل کرو۔

غرض دعا ایک طرف تو اپنے نفس کی اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا باعث اور جب یہ دونوں باتیں حاصل ہو جائیں۔ تو کامیابی میں کوئی شک باقی نہیں رہ جاتا۔ میں اس سے زیادہ اس وقت کچھ نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ اس وقت

میری یہ حالت ہے

کہ مجھے متلی ہو رہی ہے۔ منہ کڑوا ہے۔ سردی لگ رہی ہے۔ اور اتنا بولنا بھی دوبھر ہے۔ میں پھر ان دونوں باتوں کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک کرتا ہوں۔ یعنی خدا تعالیٰ جلسہ سالانہ تک مجھے تفسیر القرآن کے کام کو خیر و خوبی اور صحت کے ساتھ ختم کرنے کی توفیق دے۔ اور جو میرے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ انہیں اپنے فضل اور رحم سے اپنے پاس سے اجر عطا فرمائے۔ اسی طرح مقامی احمدیوں کو اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ باہر کے دوستوں کو قادیان آنے اور دوسروں کو ساتھ لانے کی توفیق دے۔ تاکہ آنے والا جلسہ سابقہ جلسوں کی نسبت زیادہ کامیابی کے ساتھ منعقد ہو۔ اور یہ ثابت ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کے خزانے کبھی ختم نہیں ہوتے۔ ان سے بندوں کو وافر برکتیں اور نصیحتیں ملتی رہتی ہیں۔ اور ملتی رہیں گی۔

جنگِ یورپ کا روزنامچہ

(مرتبہ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ)

یکم ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۳۰ر نومبر ۱۹۴۰ء تک

یکم ستمبر ۱۹۳۹ء۔ جرمنی پولینڈ پر حملہ آور ہوا۔ برطانیہ اور فرانس میں عام فوجی نقل و حرکت برطانیہ اور فرانس نے جرمنی کو متنبہ کیا۔ کہ وہ اس خام خیالی پر اب بھی نادم ہو جائے۔ ہنگامی ضرورتوں کے لئے پارلیمنٹ نے ۲۰ کروڑ پونڈ کا مطلبہ منظور کیا۔

۲ر ستمبر ۱۹۳۹ء

۳ر ستمبر ۱۹۳۹ء۔ برطانیہ نے صبح ۱۱ بجے جرمنی کو دو گھنٹے کا الٹی میٹم دیا۔ جس کے اختتام پر شام کے پانچ بجے برطانیہ نے جرمنی سے اعلان جنگ کر دیا۔ فرانس نے بھی برطانیہ کی پیروی کی۔ برطانیہ کی جنگی وزارت نے امارت بحری مسٹر چرچل کے سپرد کر دی۔

۴ر ستمبر۔ جہاز ایتھنیا کو جس میں چودہ سو مسافر تھے جرمنی کی آبدوز کشتیوں نے تارپیڈو سے تباہ کر دیا۔ ۱۲۸ جانیں ضائع ہو گئیں۔ یہ فرانس اور جرمنی کی پہلی جھڑپ تھی۔

۷ر ستمبر۔ پولینڈ کے ایک فوجی دستے نے بہادرانہ نبرد آزمائی کے بعد ہتھیار ڈال دیئے۔

۹ ستمبر برطانیہ کی جنگی وزارت نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ برطانیہ تین سال تک جنگ جاری رکھنے پر آمادہ ہے۔

۱۱ر ستمبر۔ پہلی بار یہ اعلان کیا گیا۔ کہ برطانیہ کی امدادی فوجیں فرانسیسی محاذ پر پہنچ گئی ہیں۔

۱۲ر ستمبر۔ فرانس میں اتحادیوں کی عظیم مشاورت۔

۱۷ ستمبر۔ روس نے پولینڈ کا محاصرہ کر لیا۔

۱۸ ر ستمبر ۳۹ء۔ روسی اور جرمنی افواج نے مشترکہ جنگ شروع کر دی۔ بریسٹ لٹوسک کے مقام پر طیارہ بردار "کریجس" کو جرمنی آبدوزوں نے غرق کر دیا۔

۲۲ ستمبر۔ پولینڈ کو روس اور جرمنی نے باہم تقسیم کر لیا۔

۲۷ ستمبر۔ وارسا کی تسخیر۔

۲۹ ر ستمبر۔ روس اور جرمنی کا معاہدہ پولینڈ کی تقسیم کے متعلق۔

۶ ر اکتوبر۔ ہٹلر نے ریشتاغ میں اپنی شرائط صلح پیش کر دیں۔

۱۲ ر اکتوبر۔ مسٹر چیمبرلین نے صلح کے اس مطالبہ کا جواب دیا۔ اور تیرہ سوٹن کا جرمنی جہاز "کیپنورک" برطانیہ کے بحری جہازوں نے گرفتار کر لیا۔

۱۴ ر اکتوبر۔ برطانوی جنگی جہاز "رائل اوک" جو ۲۹ ہزار ٹن کا تھا۔ جرمنی آبدوزوں نے ڈبو دیا۔

۱۷ ر نومبر۔ لندن میں سپریم وار کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ اتحادیوں نے کفایت شعارانہ اقتصادی تعاون کے متعلق اپنی تجاویز بیان کیں۔ ولندیزی جہاز سائمن بولیوار جرمنی کی بچھائی ہوئی سرنگ کے ساتھ ٹکرا کر غرق ہو گیا۔ ۱۴۰ جانیں ضائع ہوئیں۔

۲۲ ر نومبر۔ تیرکونی مارو جاپان کا جہاز سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا۔

۲۳ نومبر۔ مسٹر ہور ڈبلشیا وزیر جنگ نے دس لاکھ تربیت یافتہ فوج کی موجودگی کا اعلان کیا۔

۲۶ نومبر۔ پولینڈ کا ۱۴ ہزار ٹن کا جہاز پلسوڈسکی غرق کیا گیا۔

۲۷ ر نومبر۔ راولپنڈی جہاز کی غرقابی جنگ سے پیشتر بی اینڈ او کا پسنجر جہاز تھا۔ اور اسے دفاعی تدابیر کے سلسلہ

قیمت فی تولہ دو روپیہ چھ ماشہ ایک روپیہ

سرمہ نور رجسٹرڈ

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا بابرکت نسخہ اور حضور ہی کے مبارک نام سے وابستہ اطباء ڈاکٹر۔ رؤسا۔ اُمراء عوام الناس اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ اندھراتا ناخنہ۔ سرخی۔ خارش۔ پانی بہنا وغیرہ اور نظر کو بڑھاپے تک قائم رکھنے میں بینظیر ہے

منی آرڈر یا ٹکٹ بھیج کر آرڈر دینے والوں کو محصولڈاک کی بچت ہوگی

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں تجارتی جہاز بنا دیا گیا تھا۔

۲۸ نومبر۔ برطانوی کونسل نے یہ احکام جاری کئے۔ کہ جہاں بھی سمندروں میں جرمنی کے برآمد کے جہاز پائے جائیں۔ فوراً ان کے سب سامان پر برطانوی جہاز قابض ہو جائیں۔ کیونکہ جرمن تمام سمندروں میں سرنگوں کے ہلاکت آفرین جال بچھا رہے ہیں۔

یکم دسمبر۔ روس نے فن لینڈ پر حملہ کر دیا۔ پایۂ تخت ہلسنکی اور دوسرے شہروں پر بمباری کی گئی۔

۱۴ دسمبر۔ تین برطانوی جنگی کروزروں نے جرمنی کے چھوٹے جنگی جہاز اڈمیرل گراف سپی کو تمام دن کے مقابلہ کے بعد مونٹی ویڈو میں بھگا دیا۔

۱۷ دسمبر۔ ایڈمیرل گراف سپی نے مونٹی ویڈو سے آگے بڑھ کر خودکشی کر لی۔ یعنی جرمنوں نے اپنے اس جنگی جہاز کو خود غرق کر دیا۔

۱۸ دسمبر۔ کناڈا کی مہم سر کرنے والی فوج انگلینڈ میں پہنچ گئی۔

۱۹ دسمبر۔ ۳۲ ہزار ٹن کا جنگی جہاز کولمبس ورجنیا سے آگے خودکشی کر گیا۔

۲۶ دسمبر۔ آسٹریلین افواج کا پہلا دستہ برطانیہ پہنچ گیا۔

یکم جنوری ۱۹۴۰ء۔ برطانیہ نے ۲۰ لاکھ مزید فوجیوں کی بھرتی کی۔

۴ جنوری۔ گوئرنگ نے جرمنی کی جنگی کفایت شعاری کی اسکیم تیار کی۔

۶ جنوری۔ مسٹر ہور ڈبلیشا وزیر جنگ نے استعفیٰ دے دیا۔ ان کی جگہ مسٹر الیور اسٹینلے مقرر کئے گئے۔

۶ فروری۔ فن فوج سویٹ فوج کی اٹھارویں ڈویژن تباہ کر ڈالی۔ ۱۵ ہزار سے زیادہ سپاہی ہلاک یا گرفتار ہوئے۔

۱۲ فروری۔ ایچ۔ ایم۔ ایس نے ۲۷۵ برطانوی و ہندوستانی تجارتی مسافروں کو نازیوں کے جہاز الٹمارک کے پنجہ سے رہائی دلوائی۔

۲۵ فروری۔ کناڈا کی ہوائی فوج کا دستہ انگلستان کے ساحل پر اترا۔

۲۶ فروری۔ فن لوگ محاذ جنگ سے ذرا پیچھے وپیرک کی طرف ہٹ گئے۔ روسی افواج نے مینرہیم لائن کی داہنی جانب سے مداخلت شروع کر دی۔

۷ مارچ۔ دنیا کا سب سے عظیم الشان جہاز "ملکہ الزبتھ" خفیہ سفر کرتا ہوا نیویارک پہنچ گیا۔ برطانیہ اور فرانس نے فن لینڈ کو مشترکہ مدد پیش کی۔ مگر فنوں نے بعض وجوہ کی بناء پر امداد قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

۱۲ مارچ۔ سویت اور فن لینڈ کی صلح کی شرائط ماسکو میں طے ہوئیں۔

۱۷ مارچ۔ فن لینڈ اور سویٹ روس کے صلحنامے پر دستخط ہو گئے۔

۱۸ مارچ۔ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات ہوئی۔

۱۹ مارچ۔ ڈنمارک میں جرمنوں نے دخل اندازی کی۔ ناروے کا محاصرہ بھی کیا گیا۔ جرمنی کروزر بلوچر آسلو فیارڈ آسلو جورڈ میں ڈبو دیا گیا۔

۱۰ اپریل۔ دو برطانوی تباہ کن جہاز غرق ہو گئے۔

۱۲ اپریل۔ ناروے کی افواج نے اعلان کیا۔ کہ آسلو کے محاذ پر جرمنی قابض ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ کرسچین لینڈ۔ رسٹوانگر۔ برگن ایجن۔ اگڈ بینز اور ٹرانڈھم پر بھی جرمنی قابض ہو گئے۔

۱۳ اپریل۔ سات جرمن تباہ کن کشتیوں کو برطانوی بیڑے نے ناروک میں غرق کر دیا۔

۱۴ اپریل۔ وزارت بحریہ نے اعلان کیا۔ کہ آبدوز کشتی اسپیر فش نے دس ہزار ٹن کے چھوٹے جنگی جہاز " ایڈمیرل شیئر" کو غرق کر دیا۔

۲۰ اپریل۔ برطانوی فوج نے ناروے میں داخلے کا اعلان کیا۔

۲۳ اپریل۔ اتحادی فوجوں نے گھمسان کی لڑائی کا اعلان کیا۔ جو ٹرانڈھم میں جاری تھی۔ سر جان سائمن نے جنگی اخراجات کا زبردست بجٹ پیش کیا۔

۲۴ اپریل۔ رائل ایئر فورس کے بمباروں نے سلٹ کے علاوہ چار اور ہوائی مستقروں پر ہلاکت آفرین حملہ کیا۔

یکم مئی۔ اتحادیوں نے فیصلہ کیا کہ بحیرہ روم کی راہ سے بحری سفر کا راستہ تبدیل کر دیا جائے۔

۹ مئی۔ ملک معظم نے ایک اعلان شاہی کے ذریعہ مزید ۲۵ لاکھ فوج بھرتی کرنے کا حکم نافذ کیا۔

۱۰ مئی۔ جرمنوں نے بلجیم۔ ہالینڈ اور لکسمبرگ کا محاصرہ کر لیا۔ مسٹر چرچل۔ مسٹر چیمبرلین کی جگہ وزیر اعظم مقرر ہوئے۔

۱۱ مئی۔ مسٹر چرچل نے جنگی وزارت ترتیب دی۔

۱۲ مئی۔ جرمنوں نے نہر البرٹ عبور کر کے ہالینڈ میں مداخلت کی۔

۱۵ مئی ڈچ سپہ سالار نے خاتمہ جنگ کا اعلان کیا۔

۱۶ مئی۔ جرمن فرانسیسی جنگی سرحدوں کے شمالی حصہ لیڈان میں داخل ہو گئے۔ اور فرانس کا محاصرہ کر لیا۔

۱۸ مئی۔ جرمن کونٹین۔ برسیلز اور اینٹورپ میں جو پہلے ہی خالی کر دیئے گئے تھے۔ داخل ہو گئے۔

۱۹ مئی۔ جنرل ویگان کو فرانسیسی جنرل اسٹاف چیف اور جنرل   کی جگہ سپہ سالار مقرر کیا گیا۔

۲۲ مئی۔ جرمن سپاہ بولون اور ایبے ویلے پہنچ گئی۔

۲۶ مئی۔ جنرل آئرن سائیڈ داخلی دفاع کے کمانڈر انچیف بنائے گئے۔

۲۸ مئی۔ شاہ لیوپولڈ نے جرمنی حملہ آوروں کے آگے سر تسلیم خم کر کے ہتھیار ڈال دینے کا فیصلہ کر دیا۔ بلجیم کی حکومت نے بادشاہ کی اس تحریک کو ناقابل تسلیم کہہ کر مقابلے کی ٹھان لی۔

۲۹ مئی۔ اتحادی فوجوں نے ناروک پر قبضہ کر لیا۔

۳ جون۔ پہلی بار پیرس پر بمباری کی گئی۔

۶ جون۔ فرانس کی لڑائی شروع ہو گئی۔ جرمنوں نے ویگان لائن پر دھاوا بول دیا۔

۱۰ جون۔ اٹلی نے اتحادیوں سے جنگ چھیڑ دی۔

۱۱ جون۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ نے اٹلی کی اس بزدلانہ حرکت پر نفرت کا اظہار کیا۔

۱۴ جون۔ جرمنی پیرس میں داخل ہو گئے۔

۱۷ جون۔ مارشل پیٹان جدید وزیر اعظم فرانس نے یہ حکم صادر کیا۔ کہ فرانس اور جرمنی کی جنگ ختم کر دی جائے۔

۱۸ جون۔ ہٹلر اور مسولینی نے میونخ میں مشورہ کرنے کے لئے ملاقات کی۔

۲۳ جون۔ مارشل پیٹان کی حکومت نے عارضی صلحنامے پر دستخط کر دیئے۔

۲۴ جون۔ فرانس اور اٹلی کے عارضی صلحنامے پر دستخط ہو گئے۔

۲۷ جون۔ روس نے بسرابیا اور شمالی بکووینا پر قبضہ کر لیا۔

یکم جولائی۔ مارشل گریزیانی نے شمالی افریقہ کی اطالوی فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لے لی۔ رومانیہ جرمنوں کے زیر اثر آ گیا۔

۲ جولائی۔ اطالویوں نے چار دن کے اندر چار آبدوز کشتیوں اور جنگ چھڑنے کے بعد سے ۱۳ تباہ کن کشتیوں کی بربادی کا اعلان کیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تفسیر القرآن

دسویں پارہ سے پندرھویں پارہ تک ہے اس سے پہلے کی تفسیر اگر آپ حاصل کرنا چاہیں تو حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی تفسیر خرید فرمائیں یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارہ تک کی ہے۔ اس تفسیر میں قرآن مجید کے تمام مشکل مقامات حل کر دیئے گئے ہیں۔ دو ہزار صفحات کی یہ تفسیر تین جزوں میں مجلد چرمی آپ کو جلسہ سالانہ کے ایام میں صرف ساڑھے چھ روپے میں ملے گی چند نسخے باقی رہ گئے ہیں۔ پھر یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہیں ملے گا۔ آج ہی اپنے لئے محفوظ کرا لیں۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر ریویو اردو قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳؍جولائی - رائل ایر فورس کے جہازوں نے کیل کے گرد و نواح پر حملہ کیا۔
۴؍جولائی - دشمنوں کے قبضہ میں آجانے کے ڈر سے مسٹر چرچل نے فرانسیسی بیڑے پر قبضہ کرنے کا حکم صادر کیا۔
۷؍جولائی - فرانسیسی حکومت نے برطانیہ سے قطع تعلق کر لیا۔
۹ جولائی - دارالعوام نے ایک ارب پونڈ کی رقم جنگ کے مصارف میں دینے کی تائید کی۔
۱۰؍جولائی - بہت سے نازی حملہ آور طیاروں کو شدید ترین مقابلہ کے بعد سمندر میں گرا دیا گیا۔
۱۹؍جولائی - ہٹلر نے ریشتاغ میں برطانیہ سے صلح کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔
۲۲؍جولائی - رائل ایر فورس کے طیاروں نے ہمبرگ - ایڈن - برلین - ڈسلڈورف کولون اور البین پر شدید حملے کر کے دشمن کو بہت نقصان پہنچایا۔
۲؍اگست - کینیڈا کی ایک اور پلٹون برطانیہ پہنچ گئی۔
۵؍اگست - برطانیہ نے ایک سرکاری رپورٹ شائع کی - جس میں بیان کیا گیا۔ کہ ایک ماہ کے اندر اندر برطانیہ پر ۷۳ ہزار بم برسائے گئے ہیں۔
۶؍اگست - برطانوی شمالی لینڈ پر حملے کا آغاز
۹؍اگست - رائل ایر فورس کے طیاروں نے ۶۰ جرمن طیارے تباہ کئے۔
۱۱؍اگست آج نازیوں کے پچاس طیارے تباہ ہوئے۔
۱۴؍اگست - اطالیہ کے طیارہ سازی کے کارخانہ پر حملہ کیا گیا۔ اور ٹیورن کے کارخانوں میں آگ لگ گئی۔
۱۵؍اگست ۸۸ جرمن حملہ آور طیارے تباہ کر دیئے گئے۔ اطالیہ نے یونان اور البانیہ کو دھمکیاں دینی شروع کیں۔
۱۶؍اگست ۱۶۹ نازی طیارے گرا دئے گئے۔
۱۹؍اگست ۶۰۰ طیاروں میں سے جن کے بھروسہ پر جرمنوں نے دھاوا بول دیا تھا۔ ۱۴۲ تباہ کر دیئے گئے۔
۲۱؍اگست - رومانیہ نے جنگ عظیم کے معاہدہ کے مطابق ڈوبروجہ کے جن دو صوبوں پر تسلط جما رکھا تھا۔ بلگیریا کی طلبی پر اس کے حوالے کر دیئے۔
۲۳؍اگست - مصر پر حملہ ہونے کی صورت میں مصریوں نے برطانیہ کے دوش بدوش لڑنے کا فیصلہ کیا۔
۲۵؍اگست - دو دن کے اندر اندر ستر جرمن طیارے تباہ کئے گئے۔
۲۶؍اگست رائل ایر فورس کے ہوابازوں نے برلن پر دھاوا بول دیا - اسلحہ کے کارخانوں پر زبردست بمباری کی گئی۔
۳۰؍اگست - رومانیہ نے ٹرانسلونیا کا زیادہ تر حصہ ہنگری کو دے دینا منظور کر لیا۔
۳۱؍اگست - جنوبی افریقہ کی اسمبلی میں ہارٹزوگ کی صلح کی تحریک رد کر دی گئی۔
۲؍ستمبر - میونخ پر اسّی فٹ کا فضائی حملہ ہوا
۳؍ستمبر - برطانیہ اور امریکہ کا بحری معاہدہ ہندچینی کو جاپان نے الٹی میٹم دے دیا۔
۴؍ستمبر امریکی تباہ کن غوطہ خور کشتیاں برطانیہ کو روانہ کر دی گئیں - کیرول نے رومانیہ کا موجودہ نظام حکومت منسوخ کر دیا۔
۶؍ستمبر شاہ کیرول تخت سے دستبردار ہو گئے۔
۸؍ستمبر - لندن پر خوفناک حملہ۔
۹؍ستمبر - لندن پر ہوائی حملے جاری رہے۔
۱۰؍ستمبر - رائل ایر فورس نے برلن اور ہمبرگ پر جوابی حملے کئے۔
۱۱؍ستمبر - مسٹر چرچل نے ایک تقریر نشر کی جس میں انہوں نے جرمنی کے انگلستان پر حملے کے ارادہ کا اعلان کیا۔
۱۲؍ستمبر اطالوی افواج مصر کی طرف بڑھنے لگیں۔
۱۳؍ستمبر - قصر بکنگھم اور دارالامراء کی عمارتوں کو ہوائی حملہ سے نقصان پہنچا۔
۱۴؍ستمبر - اطالوی افواج مصری علاقوں میں داخل ہو گئیں۔
۱۷؍ستمبر - اسپین کے وزیر خارجہ برلن پہنچے۔
۱۸؍ستمبر - لندن پر سویں فضائی حملہ کا الارم دیا گیا۔
۱۹؍ستمبر - سید بارانی پر اطالوی قابض ہو گئے
۲۰؍ستمبر یہ معلوم ہوا - کہ اطالوی فوج کے ساتھ جرمنی فوج بھی شام کے حملہ میں شریک تھی۔
۲۱؍ستمبر فرانس اور جاپان کی گفتگو ہندچینی کے بارہ میں منقطع ہو گئی۔ مصری وزارت نے استعفیٰ دے دیا۔
۲۲؍ستمبر جاپان اور فرانس میں گفتگو کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو گیا۔ اور جاپان نے صلح کے مطالبات پیش کئے۔
۲۴؍ستمبر جنرل ڈیگال نے ڈاکر سے فوجیں ہٹا لیں۔ جو فرانسیسی مغربی افریقہ میں واقع ہے۔
۲۵؍ستمبر جاپانی فوجیں ہندچینی میں داخل ہو گئیں۔
۲۶؍ستمبر - پریذیڈنٹ روزویلٹ نے جاپان میں لوہے کی درآمد کی ممانعت کر دی۔
۲۸؍ستمبر طاقتوں نے جاپان سے فوجی معاہدہ کیا۔
یکم اکتوبر - ایک اطالوی آبدوز کشتی نے اسپین کے ایک مشہور جہاز کو تارپیڈو مار کر غرق کر دیا۔
۳؍اکتوبر - سوویٹ فوجوں کا عام اجتماع پولینڈ میں - روسی اور جرمن سرحدات پر جمع ہونے لگے۔
۵؍اکتوبر ریاست ہائے متحدہ امریکہ نے اپنی مخصوص بحری فوج کو طلب کیا۔
۷؍اکتوبر - نازی فوجیں رومانیہ میں داخل ہو گئیں۔
۸؍اکتوبر - برطانیہ نے برما اور چین کے درمیان راستہ کھول دینے کا فیصلہ کر دیا۔
۱۵؍اکتوبر - اے - آر - پی کی دفاعی مشق روس کے اہم مقامات پر۔
۱۳؍اکتوبر پریذیڈنٹ روزویلٹ نے ایک تقریر میں کہا - کہ متحدہ امریکہ کی بحری اور ہوائی طاقتیں مغربی ملکوں کا تحفظ کریں گی۔
۱۶؍اکتوبر - معلوم ہوا - کہ برطانیہ روزانہ نوّے لاکھ روپیہ جنگ پر صرف کر رہا ہے۔
۱۷؍اکتوبر - برما چین روڈ کھل گئی۔
۲۵؍اکتوبر جاپانیوں نے ہندوستان سے واپس جانا شروع کیا۔
۲۸؍اکتوبر - ہٹلر اور فرانکو کی اہم مشاورت اسپینی سرحد پر۔
۲۹؍اکتوبر - اطالویوں نے یونان کا محاصرہ کر لیا۔
۳۰؍اکتوبر - جنوبی البانیہ میں بغاوت پھیلنے لگی۔
۳۱؍اکتوبر - روس کے وزیر خارجہ نے ترکی جاپان اور جرمنی کے سفیروں سے بات چیت کی - اور ترکی کے بڑے بڑے اہم ناکوں پر توپیں نصب کر دی گئیں۔
۲؍نومبر - مسٹر روزویلٹ تیسری مرتبہ صدر مقرر ہوئے۔
۳؍نومبر - انگریزی فوجیں یونان میں داخل ہو گئیں۔ اور یونانیوں نے اطالویوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا شروع کیا۔
۱۰؍نومبر - بحر اطلانٹک میں جرمنی اور برطانوی جہازوں کا مقابلہ - جرمنوں کی شکست - بحر الکاہل کے متعلق انگریزوں اور ... کا سمجھوتہ - یوگوسلاویہ کے وزیر اعظم کا استعفیٰ - یونانی اور ہندوستانی افواج نے سوڈان اور حبشہ کے سرحدی شہر گلان پر قبضہ کر لیا۔
۲۰؍نومبر - برلن لکسمبرگ - اور بریسٹ کے کارخانوں اور ہوائی اڈوں پر برطانوی طیاروں کی تباہ کن بمباری۔
۳۰؍نومبر - یونانیوں نے اطالیہ کے شہر پوگراڈز اور کورنزا پر قبضہ کر لیا - اطالوی فوجوں کی شکست اور تباہی۔

وفات } ملک افتخار احمد ولد ملک گلاب دین صاحب کلانوری کا خورد سال لڑکا مبارک احمد بروز جمعہ بتاریخ ۱۳؍دسمبر ۳ گھنٹہ بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ اللہ تعالیٰ وارثین کو توفیق صبر بخشے۔ اور نعم البدل عطا کرے۔ آمین

رجسٹرڈ **سرجن آئل** رجسٹرڈ

جو کہ ورم - چوٹ - رگڑ - زخم - آبلہ - مغلئی پھوڑا - پھنسیوں کے لئے اکسیر ہے۔ نیز داد کے لئے فائدہ مند ہے - اور مکھی - بھونڈی - زنبور - بھڑ - بچھو وغیرہ کے کاٹے کا علاج ہے۔ **سرجن آئل** کے لگانے سے ورم - درد - بے چینی - اور جلن فوراً جاتی رہتی ہے - اور تازہ زخم کا خون فوراً بند ہو کر زخم بہت جلد مندمل ہو جاتا ہے - نیز پھوڑا پھنسی پر لگانے سے خود بخود پھٹ کر اس کا گند نکل جاتا ہے۔ - **سرجن آئل** کھلاڑیوں کے لئے بے نظیر مددگار ہے - زخموں - رگڑوں پر لگانے سے فوراً آرام آجاتا ہے - نیز حیوانات کے لئے بھی **سرجن آئل** ویسا ہی فائدہ مند ہے - جیسے انسانوں کے لئے - ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ قیمت فی شیشی ۶ ؍ کلاں ۱۰ ؍ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

(ڈاکٹر) **ایم - اے بھٹی سرجن آئل فارمیسی قادیان** (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالصہ مشن!

حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جماعت احمدیہ کی صحیح پوزیشن اور دیگر فرقے

بعض سکھ صاحبان کو اعتراض ہے۔ کہ احمدی جماعت حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو ولی اور مسلمان کہہ کر نعوذ باللہ حضرت باباجی کی ہتک کی مرتکب ہوتی ہے۔ سکھ دوستوں کا یہ اعتراض کہاں تک درست اور وزندار ہو سکتا ہے؟ وہ اس بات سے ظاہر ہے۔ کہ ان میں سے ہی کئی ایک معزز سکھ بھائیوں نے ایسے اعتراض کرنے والوں کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور انہیں ایسی مضحکہ خیز باتیں کرنے سے روکا۔ چنانچہ حال ہی میں جبکہ بعض ناواقفکار سکھ اکالیوں نے قادیان کے نزدیک دیوان کر کے اس اعتراض کا پھر اعادہ کیا۔ تو معزز اخبار "ریاست" دہلی نے جماعت احمدیہ کی صحیح پوزیشن پر روشنی ڈالتے ہوئے جہاں جماعت احمدیہ کے رویہ پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ وہاں ایسے سکھ معترضین کو سمجھانے کی کوشش بھی کی۔ اس کے علاوہ پیشوایان مذاہب کے جلسہ قادیان میں حال ہی ایک اور معزز سکھ صاحب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ

"احمدی جماعت کو شری گورو نانک جی مہاراج سے بہت بڑا عشق ہے۔"

دراصل سکھ صاحبان کا سمجھدار طبقہ بخوبی جانتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا حضرت باباجی کو مسلمان کہنا کسی بناوٹ یا غرض کے زیر اثر نہیں ہے۔ بلکہ جب بھی کوئی احمدی حضرت باباجی کو مسلمان اور "رحمۃ اللہ علیہ" کہہ کر یاد کرتا ہے۔ تو اپنے دل کی گہرائیوں سے اسی طرح متاثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ وہ دوسرے مسلمان بزرگوں اور ولیوں کی عظمت سے۔

ہمارے سکھ دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اگر جماعت احمدیہ حضرت باباجی کو اپنا ولی سمجھتی اور ان کے عقائد و اعمال کو اپنے عقائد کے مطابق سمجھ کر انہیں مسلمان سمجھتی ہے۔ اور سکھ دوستوں کو جماعت احمدیہ کے ان خیالات سے اختلاف ہے۔ تو کیا سکھ معترضین بتا سکتے ہیں۔ کہ سکھ اور احمدی قوم کے سوا دنیا میں اور کونسا فرقہ یا جماعت ہے جو حضرت باباجی کی حقیقی عزت کر سکتا اور کرتا ہے؟ ہمارے سکھ معترضین دوست اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ عام مسلمانوں کا عقیدہ حضرت باباجی ایسی پاک ہستی کے متعلق کیا ہے؟ احمدی قوم اگر حضرت باباجی کو مسلمان کہہ کر اور اپنا بزرگ سمجھ کر ملزم ہے۔ تو غیر احمدی ان کو بے دین اور کافر کہہ کر کیونکر ملزم نہیں ہو سکتے۔ مگر افسوس ہے سکھ دوستوں پر کہ وہ حضرت باباجی کو کافر اور بے دین کہنے والوں سے تو گٹھ جوڑ اور تعاون کر سکتے ہیں۔ مگر احمدیوں سے صرف اس لئے تعاون منظور نہیں۔ کہ وہ حضرت باباجی کو اپنا بزرگ اور ولی سمجھتے ہیں۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

سکھ صاحبان اپنے سٹیج پر احمدیوں کے خلاف غیر احمدیوں کو تقاریر کی اجازت دے سکتے ہیں۔ ہاں ان غیر احمدیوں کو جو حضرت باباجی پر نہ صرف طرح طرح کے ظالمانہ الزام لگاتے ہیں۔ بلکہ "بے ایمان" کا سرٹیفکیٹ بھی دے دیتے ہیں۔ مگر یہی سکھ احمدیوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دیکر مرعوب کرنا چاہتے ہیں۔ اور علاقہ میں دہشت زدگی اور انارکی کی طرح ڈال کر احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنا چاہتے ہیں۔

سکھ دوستوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ احمدی اپنے اس مقدس کاز کے لئے ہر ایک قیمت لگا سکتے ہیں۔ وہ مرعوب ہونا نہیں جانتے۔ انہیں صرف سچائی چاہیئے۔ اور اسکی تبلیغ۔ پھر دنیا کی کوئی طاقت۔ اس روح کو مٹا نہیں سکتی۔ اس روح کو دنیا نے پہلے بھی مشاہدہ کیا ہے۔ اور اب پھر کر سکتی ہے۔

ہم پھر کہتے ہیں۔ کہ معترضین ذرا سوچیں تو سہی۔ کہ وہ کس بودے اور مضحکہ خیز مطالبے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ کیا وہ چاہتے ہیں۔ کہ احمدی بھی عام مسلمانوں کی طرح حضرت باباجی کو سخت سست الفاظ میں یاد کریں۔ اور انہیں بیہودہ طعن و تشنیع کا موضوع بنا دیں۔ بخدا یہ ہم سے نہیں ہو سکے گا۔ ہم حضرت باباجی کی عزت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہتک کرنے کے لئے ہرگز نہیں۔

احمدی قوم حضرت باباجی کی عزت کے لئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہے۔ خواہ وہ مسلمانوں کی وجہ سے ہو۔ یا ہندوؤں یا عیسائیوں کی وجہ سے اور یا خود سکھوں ہی کی وجہ سے ہو۔ لیکن احمدی قوم پر یہ ظلم یقیناً شاندار ہوگا۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ ایسی صورت میں حضرت باباجی اور احمدی قوم پر ظلم مشترکہ ہو جاتا ہے۔ جو سکھ صاحبان کا خود اپنا پیدا کردہ ہوگا۔

شاید سکھ دوست کہیں۔ کہ اگر عام مسلمان حضرت باباجی کی عزت نہیں کرتے۔ تو ہندو تو کرتے ہیں۔ اور شاید اس کا ثبوت وہ یہ دیں۔ کہ ہندو اپنے اخبارات کے گورو نانک نمبر نکالتے ہیں۔ ہندو سکھ اتحاد کے لئے سکھ دوستوں کی دلجوئی کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایسی باتیں کرتے ہیں۔ جن سے حضرت باباجی کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے ہندو سکھوں کے کاز کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ بے شک ہندو آج اپنے بعض سیاسی مقاصد کے پیش نظر حضرت باباجی کی شان میں اپنی اخبارات کے نمبر نکالتے ہیں۔ اور سکھوں کی اقلیت کو ہندوؤں میں مدغم کرنے کے لئے ہندو سکھ اتحاد کے سنہری ہتھیار بھی استعمال کر رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کے بڑے بڑے سیٹھ سکھوں کے گوردواروں کے لئے زخیر رقوم دے کر صاف الفاظ میں بتا بھی دیتے ہیں۔ کہ یہ سب کچھ اگلی مردم شماری میں سکھوں کو ہندو لکھانے اور سکھوں کو ہندوؤں کا بطور ہتھیار بنانے کے لئے ہے۔ ورنہ آپ یقین کیجئے۔ ہندوؤں کے نزدیک سکھ ایسی ہی قوم ہے۔ جیسی اچھوت۔ جن کو مطلب کے وقت جاکر کہیں ہندو کہا جاتا ہے۔ اور کہیں اپنا بھائی۔ مگر جب حقوق کا سوال آتا ہے۔ تو وہ وہی بچارے ہریجن اور یہ ہندو سپوت۔ نہ وہ کسی کے اور نہ یہ کسی کے۔ مذہب کے معاملہ میں ہندو حضرت باباجی کو کوسنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ آج ہندو سکھ قوم کی کتنی ہی تعریف کریں۔ مگر وہ اپنے بزرگوں کے اقوال کو چھوڑ نہیں سکتے۔ ہندوؤں میں آج کل آریہ سماجی ملک کی سیاسی تحاریک میں زور شور سے حصہ لے رہے ہیں۔ مگر وہ اپنے رشی دیانند کے لکھے ہوئے کو مٹا نہیں سکتے۔ آریوں کی "بائیبل" ستیارتھ پرکاش جب تک دنیا میں موجود ہے۔ سکھوں کا ہندوؤں سے اچھی امیدیں وابستہ کرنا یقیناً بھول ہوگی۔ ستیارتھ پرکاش کے ہوتے ہوئے ہندوؤں کا گورو نانک نمبر نکالنا اور سکھ ہندو اتحاد کا علمبردار بننا انتہائی لغو اور فضول ہے۔ آریوں کے سوامی جی نے حضرت بابا نانک ایسے بھدر پرش کو ستیارتھ پرکاش میں جن الفاظ میں یاد کیا ہے۔ وہ یقیناً سکھوں کے لئے باعث تکلیف ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

بابا جی "چاہتے تھے۔ کہ سنسکرت میں بھی قدم رکھوں۔ لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیسے آسکتی ہے؟ ہاں ان گنواروں کے سامنے کہ جنہوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی۔ سنسکرت بنا کر سنسکرت کے دگویا جھوٹ موٹ کے۔ ناقل) پنڈت بن گئے ہوں گے۔ یہ بات اپنی بڑائی عزت اور شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے۔ ان کو شہرت کی خواہش ضرور تھی۔ نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے۔ کہتے رہتے اور یہ بھی کہہ دیتے۔ کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا۔ جب خود پسندی تھی۔ تو عزت اور شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگا۔"

ایک اور جگہ بطور طنز لکھا ہے۔

"اگر جاہلوں کا نام سنت ہوتا ہے۔ تو وہ بیچارے ویدوں کی عظمت کبھی نہیں جان سکتے۔ ...... اگر نانک جی ویدوں ہی کی تعظیم کرتے۔ تو ان کا فرقہ نہ چلتا۔ وہ نہ گورو بن سکتے۔" (ستیارتھ پرکاش گیارھواں باب صفحہ ۴۹۹)

سوامی جی کے یہ خیالات محتاج تشریح نہیں۔ سوامی جی کے نزدیک حضرت باباجی خودپسند اور عزت اور بڑائی کے لئے گورو بن بیٹھے تھے۔ ورنہ وہ خدا کے برگزیدہ اور نیک بندے نہیں تھے۔ سوامی جی نے حضرت باباجی کو اپنے زورِ قلم سے جاہل تک لکھ دیا۔ اور ان کی تمام کارروائی کو دوکانداری کی حیثیت میں پیش کیا۔ جس میں روحانیت کا شائبہ تک بھی نہیں تھا۔ اس کے علاوہ سوامی جی نے "پنج ککار" یعنی کیش کچھ۔ کڑا۔ کنگھا۔ کرپان ان تمام چیزوں کو بت پرستی بتایا ہے۔ اور گرنتھ صاحب کو عزت کی نظر سے دیکھنا بھی بت پرستی میں شامل کر لیا ہے۔ سکھ صاحبان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جو لوگ حضرت باباجی کو ایسے الزاموں کا مورد گردانتے ہیں۔ کیا وہ اس قابل ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ آپ کے دوست بن سکیں۔ اگر ایسے فرقہ پرست عام مسلمانوں اور ہندو آپ سے چولی دامن کا ساتھ دے سکتے ہیں۔ تو کیا احمدی ہی ایسے گئے گزرے ہیں۔ کہ وہ حضرت باباجی کی تعریف کرتے ہوئے بھی آپ کی سختیوں اور گمراہ کن پراپیگنڈے کا شکار بن جائیں گے۔

وقت آگیا ہے۔ کہ سکھ قوم احمدی قوم کے ان خیالات کو قدر و احترام کی نظر سے دیکھے۔ اگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ تو وہ گویا اپنے مذہبی کاز کو خود ٹھیس پہنچانے کی کوشش کریں گے بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو ایسے دھوکا باز اور مفسدہ پرداز لوگوں سے بھی بچنا چاہیئے۔ جو انکی ظاہری ہمدردی کے بھیس میں پسِ پردہ ان سے دشمنی کر رہے ہوں۔

احمدیوں کی موجودہ پوزیشن سے اول تو کوئی دل دکھانے کی بات ثابت ہی نہیں ہے۔ لیکن اگر سکھ معترضین ان باتوں کو سمجھتے ہی نہیں۔ اور وہ اس بات پر مصر ہیں کہ ہم بھی عام مسلمانوں اور ہندوؤں کی طرح حضرت باباجی کی تکذیب کریں۔ اور انہیں کافر بے دین جہنمی وغیرہ الفاظ سے یاد کریں۔ تو خاکسار راقم کے خیال میں حضرت باباجی کے متعلق "مسلمان" ہونے یا نہ ہونے کی بحث علمی طریق پر بھی سلجھائی جا سکتی ہے۔ احمدی قوم حضرت باباجی کو زبردستی مسلمان نہیں کہتی۔ بلکہ وہ ان کا مسلمان ہونا سکھ صاحبان کے لٹریچر سے ہی ثابت کرتی ہے۔ پس احمدیوں کی پوزیشن محققانہ ہے اور وہ اپنی تحقیق کو پبلک پر ظاہر کر رہے ہیں۔ مثلاً جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ حضرت باباجی توحید حج زکوٰۃ نماز اور دیگر مسائل میں اپنے عقائد اور اعمال سے اپنا مسلمان ہونا خود ثابت کر دیتے ہیں۔ تو دوسرا کون ہے۔ جو یہ خیالات اور اعمال ان کی طرف منسوب نہ ہونے دے۔

پس احمدیوں کی تحقیق خود سکھ صاحبان کے لٹریچر کی بنیاد پر ہے۔ اب سوال صرف اس قدر رہ جاتا ہے۔ کہ آیا یہ تحقیق ٹھیک بھی ہے یا نہیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو فبہا۔ اور اگر غلط ہے۔ جیسا کہ سکھ صاحبان کہہ رہے ہیں۔ تو سکھ صاحبان علمی تبادلہ خیالات سے ہماری غلطی کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ وہ آئیں اور ہماری غلطی واضح کر دیں تو بلکہ کتابی صورت میں مباحثہ کو شائع کر دیا جائے۔ تاکہ عوام بھی اس سے مستفید ہو سکیں۔ اور اگر وہ ہم کو منوا سکے۔ تو ہم ہمیشہ کے لئے عام مسلمانوں کا سا طریق اختیار کریں گے۔ اور کبھی بھول کر بھی حضرت باباجی کا نام عزت سے نہیں لیں گے۔ لیکن آخر میں ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں یہ امید نہیں کہ سکھ صاحبان احمدی جماعت سے کبھی تبادلہ خیالات کرنے پر تیار ہوں گے۔ کیونکہ پچھلا تجربہ ہمارے ان خیالات کی بخوبی نمائندگی کر رہا ہے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

(خاکسار انوار احمد سامانوی)

عیسائیوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا

اور

مسلمان عیسائیوں کے ساتھ کس طرح پیش آئے

(از خان صالح احمد خان صاحب فاضل)

عیسائیوں نے دیگر اقوام کے ساتھ جیسا برتاؤ کیا۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس وقت ہم صرف عیسائیوں کو بمقابل مسلمانوں کے دیکھنا چاہتے ہیں۔ بر استثنائے زمانہ موجودہ کے اور کوئی ایسی نظیر نہیں ملتی۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کبھی عیسائیوں نے مسلمانوں کے حال پر رحم کیا ہو۔ اول تو تاریخ سے یہ ثابت ہی نہیں ہوتا۔ کہ کبھی مسلمان رعایا مسیحیوں کے زیر فرمان رہی ہو۔ یا مسیحی اس ملک پر حکمران ہوئے ہوں۔ جس میں کسی قدر مسلمان بھی آباد تھے۔ فتوحات اسلام کے بعد سے آخر تک ایشیا اور افریقہ کے ممالک پر عموماً اہل اسلام ہی حکمران رہے۔ اور یہی وہ مقامات ہیں۔ جن میں مسلمانوں کی آبادی ہے۔ صرف سرزمین شام پر صلیبی لڑائیوں نے کچھ دنوں کے لئے مسلمانوں کی قسمت کا مالک بنا دیا تھا۔ چنانچہ چند روز کی عیسائی حکومت نے ایسے مظالم کئے۔ کہ تمام مورخین اس زمانے کو یاد کر کے روتے ہیں۔ خود یورپین مورخ جن کے قلم ان ظالم مسیحیوں کی عیب پوشی کرتے کرتے گھس گئے ہیں۔ ان کو بھی آخر مجبور ہو کر وہ جور و ظلم تسلیم ہی کرنے پڑتے ہیں۔ آہ اجس مقام پر بے بس مسلمان ہاتھ لگا۔ قتل کر ڈالا گیا۔ اور ایسی سختیاں کی گئیں۔ جن کو یاد کر کے آج تک بھی لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

مجاہدین دینِ مسیحی نے جب بیت المقدس پر قبضہ پایا۔ تو مسلمانوں کے خورد سال بچوں کو دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر ان کے سر پھاڑ ڈالے۔ کہ کہیں سونا تو نہیں نگل گئے ہیں۔ عربی مورخین کا بیان ہے۔ کہ چالیس روز کے محاصرہ کے بعد جب فرنگیوں نے بیت المقدس کو فتح کیا۔ تو کامل ایک ہفتہ تک مسلمانوں پر قتل عام ہوتا رہا۔ صرف مسجد اقصیٰ کے اندر ستر ہزار مسلمان مارے گئے۔ جن میں بڑے بڑے امام اور زاہد و عابد تھے۔ اور مسجد میں تمام نجاستیں ڈال کے اسے ناپاک کر دیا۔

اور نیز مسلمانوں کی تمام مسجدیں منہدم کرا دیں۔ یہ کارروائی تھی۔ جو دو روزہ کی حکومت میں کی گئی۔ اطراف شام میں بھی جن جن شہروں میں عیسائیوں کا قبضہ ہوا۔ وہاں کے عام اہلِ اسلام کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ ہوا۔ اور تمام سرزمین شام ان ظلموں سے بھر گئی۔ اسپین کو مسلمانوں نے فتح کر لیا تھا۔ اور خود یورپین تاریخیں گواہ ہیں۔ کہ وہاں آٹھ سو برس تک مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھ بہت سی مراعات کیں۔ اور ان کو کسی قدر آزادی دے رکھی تھی۔ لیکن جب وہاں مسلمانوں پر زوال آگیا۔ اور حکومت مسلمان فرمانرواؤں کے ہاتھ سے جاتی رہی۔ تو جیسا برتاؤ مسیحیوں نے وہاں کی مسلمان رعایا کے ساتھ کیا۔ اس کو دنیا کبھی نہیں بھول سکتی۔ اس وقت مسلمانوں کو کسی شہر۔ کسی گاؤں بلکہ کسی پہاڑ میں بھی پناہ نہیں ملتی تھی۔

اب تک جو کچھ بتایا۔ وہ صرف اسی قدر تھا۔ کہ مسیحیوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔ اور میں چند ایک واقعات پیش کرتا ہوں۔ جن سے ثابت ہو گا۔ کہ مسلمان عیسائیوں کے ساتھ کس طرح پیش آئے۔ اور ان واقعات سے مسلمانوں کی کس قدر فیاضی اور رحمدلی ثابت ہوتی ہے۔

خلفائے بنو امیہ میں ولید بن عبد الملک نے جامع دمشق کی تعمیر کے وقت ارادہ کیا۔ کہ ایک گرجے کو جو اس کے پڑوس میں تھا۔ منہدم کر کے مسجد میں ملا لے۔ اگرچہ ولید کوئی منصف مزاج خلیفہ نہیں مانا گیا ہے۔ مگر اس کارروائی میں بھی اس نے مسیحیوں کی یہ رعایت کی۔ کہ اس گرجے کو مول لے لینا چاہا۔ عیسائی جس قدر قیمت طلب کرتے۔ وہ دے دینے کو تیار تھا۔ مگر مسیحیوں نے شاہی رحمدلی کی بالکل قدر نہ کی۔ اور صاف انکار کر دیا۔ جس پر ولید نے ناراض ہو کر حکم دیا۔ کہ وہ گرجا زبردستی توڑ کے جامع دمشق میں ملا لیا جائے۔ اس وقت مسیحی لوگ روپیہ لینے پر بھی راضی ہو گئے۔ مگر ولید کا دماغ برہم ہو چکا تھا۔ اس نے ذرا بھی پروا نہ کی۔ روپیہ دینے سے بھی اب انکار کر دیا۔ اور گرجا بھی منہدم کرا کے مسجد میں شامل کر لیا۔ لیکن جب خلیفہ عمر بن عبد العزیز کو معلوم ہوا۔ تو اس نے حاکم دمشق کے نام فرمان جاری کیا۔ کہ ولید نے گرجے توڑ کے جس قدر مسجد میں اضافہ کر لیا تھا۔ وہ حصہ ڈھا دیا جائے۔ اور عیسائیوں کو اجازت دی جائے کہ وہاں اپنا گرجا بنا لیں۔ اس زمانہ کے بعد جب صلیبی لڑائیاں شروع ہوئیں۔ ان دنوں مسیحیوں کے ساتھ جیسے برتاؤ اہل اسلام کی جانب سے کئے گئے ہیں۔ تمام کتب تاریخ میں ان کی شائستگی کی شہادت موجود ہے۔ خود سلطان صلاح الدین جس کی سطوت اور شجاعت کو یورپ کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ اس نے اگرچہ عیسائیوں ہی کے مقابلہ میں زندگی گذاری اور کامیاب ہوتا رہا۔ اگرچہ عیسائیوں نے اس کے اشتعال طبع کے متعلق کوئی کارروائی نہیں اٹھا رکھی تھی۔ مگر وہ ہمیشہ اس شریفانہ برتاؤ سے پیش آیا۔ جو ایک مہذب دلیر کے شایاں ہے۔ منصف مزاج مورخوں نے تسلیم کیا ہے۔ کہ صلاح الدین کے شریفانہ چال چلن کے آگے وہ شیر دل شاہ رچرڈ جس پر انگلستان کو آج تک ناز ہے۔ اور ہمیشہ رہے گا کوئی چیز نہ تھا۔ رچرڈ کی طبیعت میں ظلم و جور تھا۔ جو سچی بہادری اور اصلی شجاعت کے بالکل برخلاف ہے۔ وہی بیت المقدس جس میں اسی ہزار مسلمان تہ تیغ کئے گئے تھے۔ جب صلاح الدین نے اسے فتح کیا۔ تو وہ مسیحیوں کے قدیم مظالم کا پورا بدلہ لے سکتا تھا۔ اور خود عیسائیوں کو اس کا یقین تھا۔ ہر عیسائی عورت اور بچہ اس وقت دل ہی دل میں کانپ رہا تھا۔ کہ دیکھئے اب مسلمان کیا کرتے ہیں۔ مگر صلاح الدین نے رحم سے کام لیا۔ اور اس نے ایسی رحمدلی ظاہر کی۔ کہ لوگوں کو حیرت ہوئی۔ اس نے حکم دیا۔ کہ ہر مرد اپنی طرف سے دس دینار اور ہر عورت پانچ دینار اور بچوں کی طرف سے ایک ایک دینار چالیس دن کے اندر داخل کر دیا جائے۔ اور جو لوگ ادا نہ کر سکیں گے۔ وہ مسلمانوں کے غلام ہو جائیں گے۔ اور ان کو آزادی کا کوئی حق نہ ہو گا۔ باوجود اس کے کہ یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت کم رقم تھی۔ اس پر بھی ہزارہا مسیحی نہ ادا کر سکے۔ جن کی حالت دیکھ کے اس کا دل نرم ہوگیا۔ اور آخر اس نے سب کو چھوڑ دیا۔ جس وقت لوگ نکلتے تھے۔ صلاح الدین کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس موقع پر وہ واقعہ بھی درج کرنے کے قابل ہے۔ جو مولانا شبلی نے اپنی کتاب المامون میں رقم فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔ عبدالسمیع بن اسحٰق کندی جو ایک عیسائی عالم اور معزز عہدے پر ممتاز تھا۔ مامون کے ایک عزیز کا دلی دوست تھا۔ عبدالسمیع کو نہایت نرم لفظوں میں ایک دوستانہ خط لکھا۔ کہ اگر آپ مذہب اسلام قبول کر لیں۔ تو خوب ہو۔ مجھکو افسوس ہے۔ کہ ایک ایسے سچے مذہب کی طرف جیسا اسلام ہے۔ آپ اب تک مائل نہیں ہوئے۔ اس خط کے جواب میں عبدالسمیع نے جو کچھ لکھا۔ جب تک کوئی خود نہ دیکھ لے۔ اس کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ اس برگزیدہ رہنمائے خلق یعنی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور قرآن مجید اور صحابہ رضؓ کی نسبت وہ الفاظ لکھے۔ کہ سنکر دل کانپ جاتا ہے۔ اس کی نسبت مولانا شبلی کا ہی فیصلہ نہایت عمدہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ اگر عبدالسمیع اس زمانہ میں ہوتا۔ تو تعزیرات ہند کی حدود میں ضرور آجاتا۔ مگر مامون ہی ایسا شخص تھا۔ جس نے عبدالسمیع کی متعصبانہ تحریر کو انتقام کی نظر سے نہ دیکھا۔

یہ وہ تمام فیاضانہ برتاؤ تھے۔ جو مسلمانوں کی جانب سے مسیحیوں کے ساتھ کئے گئے۔ اگرچہ بعض جاہل اور متعصب حکمرانوں نے ان کے معابد ڈھا دیئے۔ لیکن تاریخ بتاتی ہے۔ کہ ایسے موقعوں پر ان کی ایسی دلدہی کی گئی۔ کہ ان کی دلشکنی کا نہایت عمدہ معاوضہ ہوگیا۔

اعلان

مختلف محلہ جات میں قابل فروخت مکانات اور قطعات زمین موجود ہیں ضرورت مند احباب ہم سے خط و کتابت کریں۔

نیز جنرل سروس کمپنی تعمیر عمارات کا کام بھی کرا رہی ہے۔ خواہشمند احباب شرائط منگوا کر فیصلہ فرماویں۔

منیجر جنرل سروس کمپنی قادیان

عیسائی مشن!

بائبل میں نبی عربی۔ امت مسلمہ اور مکہ معظمہ کے متعلق بشارات

(قسط دوم)

امت مسلمہ کے نشانات

دوسری بصیرت:۔ قوم بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لائے گا۔ اور نجات پائے گا۔ یسعیاہ ۶۵/۸، ۱۰ اور دوسرے گروہ کے متعلق لکھا ہے۔ (۱) کیونکہ میں نے تمہیں بلایا۔ اور تم نے جواب نہ دیا۔ میں نے بات کی اور تم نے نہ سنی۔ ...... اسلئے خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ ...... دیکھو میرے بندے خوشی کریں گے۔ اور تم پشیمان ہوگے۔ میرے بندے دل کی خوشی سے گیت گائیں گے۔ اور تم اپنا نام پیچھے چھوڑو گے۔ جو میرے برگزیدوں کے لئے لعنت ہوگا۔ ..... خداوند خدا ...... اپنے بندوں کو دوسرے نام سے بلائے گا۔ پس جو کوئی اس نام سے برکت دے گا۔ سچے خدا کی برکت دے گا۔ اور جو کوئی زمین پر اسکی قسم کھائے گا۔ سچے خدا کی قسم کھائے گا۔ اور میرے برگزیدے ...... بمعہ اپنی اولاد کے خداوند کے مبارکوں کی نسل ہوگی۔ بیشتر اس کے کہ وہ پکاریں۔ میں جواب دوں گا۔ اور وہ کہتے ہی ہوں گے۔ کہ میں سن لوں گا۔ (یسعیاہ ۶۵/۱۳، ۲۴ کیتھولک بائیبل)

چشم بصیرت سے دیکھو۔ اسرائیلی یا یہودی نام خدا نے رد کر دیا۔ یہ نام چھوڑ دیا گیا۔ یہانتک کہ یہودی نام خدا کے برگزیدہ بندوں میں لعنت کے مترادف بن گیا۔ اور اس نام کی بجائے نیا نام بارگاہ الٰہی میں مقبول ہؤا۔ ہاں اس برگزیدہ گروہ کا نام مسلم رکھا گیا۔ جس برگزیدہ گروہ کے انفاس قدسیہ سے زمین راستبازی اور نیکی سے معمور ہوئی۔ ”اور جو کوئی زمین پر اسکی قسم کھائیگا سچے خدا کی قسم کھائے گا۔“ عیسائی مذہب میں تو قسم سرے سے جائز ہی نہیں۔ تو وہ اس پیشگوئی کے مصداق کیونکر ٹھہرے۔

نیا آسمان نئی زمین نیا یروشلم

(ب) دیکھو نئے آسمان (صحیفہ آسمانی یا احکام سماوی) نئی زمین (نئی زمین سے مراد نئے اہل زمین یعنی نئی قوم) کو پیدا کرتا ہوں۔ جو آگے (آسمان اور زمین) تھے (یعنی جو آگے قوم بنی اسرائیل اور ان کی شریعتیں تھیں) ان کا پھر ذکر نہ ہوگا۔ اور وے خاطر میں پھر نہ آوینگے۔ بلکہ تم میری اس نئی خلقت (بنی اسماعیل یا امت مسلمہ) سے **ابدی خوشی** اور شادمانی کرو۔ کیونکہ دیکھو میں یروشلم کو خوشی اور اس کے لوگوں کو خرمی بناؤں گا۔ اور میں یروشلم سے خوشی ہوں گا اور اپنے لوگوں سے مسرور اس میں رونے کی صدا کبھی پھر سُنی نہ جائے گی۔ اور نہ نالہ کرنے کی آواز یسعیاہ ۶۵/۱۷ تا ۲۰۔ گویا نئی خلقت اور نئی قوم کے لئے ایک نیا یروشلم پیدا ہوگا جس میں گریہ و بکا کالعدم ہوگا۔ جیسے پہلے یروشلم کے بیت مقدس میں دیوار گریہ ہے۔ اور جہاں یہودی رونے چلاتے اور آہ و بکا کرتے ہیں۔ لیکن دوسرے یروشلم میں آہ و بکا سنی نہ جائے گی۔ اور یہ وہ یروشلم ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔ (ا) ”تیری آنکھیں یروشلم کو دیکھیں گی۔ کہ امن کا مقام ہے“۔ یسعیاہ ۳۳/۲

(ب) اور جس کے متعلق حجائی نبی پیشگوئی کرتے ہیں۔ کہ ”جب وہ آئے گا۔ جس کے لئے قومیں چشم براہ ہیں۔..... تو پچھلے گھر (کعبۃ اللہ) کا جلال پہلے گھر (بیت مقدس) سے زیادہ ہوگا۔ اور اس جگہ میں خدا سلامتی عطا کرے گا۔ (ومن دخلہ فکان اٰمنا) (دیکھو حجائی نبی کی کتاب ۲/۸، ۹ کیتھولک بائیبل)

(ج) ہاں یہ وہی یروشلم (مکہ معظمہ) اور یروشلم میں خدا کا گھر (کعبۃ اللہ) ہے۔ جس کے متعلق لکھا ہے۔

حج کا نظارہ اجتماع عظیم

اٹھ روشن ہو۔ تیری روشنی آئی۔ اور خداوند کا جلال تجھ پر طلوع ہؤا۔ دیکھو تاریکی زمین کو ڈھانپے گی۔ اور اندھیرا قوموں پر پڑے گا۔ (ظھر الفساد فی البرّ والبحر) لیکن خداوند تجھ پر طلوع ہوگا۔ اور اس کا جلال تجھ پر نظر کرے گا۔ تب غیر قومیں تیرے نور میں اور سلاطین تیری روشنی میں چلیں گے۔ اپنی نگاہ اپنے اردگرد اٹھا۔ نظر کر۔ وہ سب جمع ہوئے۔ اور تیرے پاس آئے۔ تیرے بیٹے دور سے آئیں گے۔ اور تو اپنی بیٹیاں گود میں اٹھائیگی۔ غیر قوموں کی دولت تیری طرف آئے گی۔ اور اونٹوں کی کثرت مدین اور عیفہ کی جوان اونٹنیاں تجھے چھپالیں گی۔ وے سب کے سب جو سبا کے ہیں۔ آئینگے۔ وے سونا اور لبان لائیں گے۔ (چنانچہ مدیان عیفہ اور سبا مسلمان ہو کر تحفے تحائف لائے۔ جس کا ذکر زبور ۷۲/۱۰ میں بھی کیا گیا) اور خداوند کی تعریفوں کی بشارتیں سنائینگے۔ قیدار کی ساری بھیڑیں تیرے پاس جمع ہوں گی۔ نبیط کے مینڈھے تیری خدمت میں حاضر ہوں گے۔ (قیدار اور نبیط حضرت اسماعیل کے لڑکوں کا نام ہے۔ تواریخ ۱/۲۹ جن کی اولاد عرب میں آباد ہوئی) وہ میرے پسندیدہ مذبح (منیٰ) پر چڑھائے جائیں گے اور میں اپنے جلال کے گھر (کعبۃ اللہ) کو عظمت دوں گا ..... تیرے پھاٹک ہمیشہ کھلے رہیں گے۔ وہ دن کو اور رات کو بند نہ ہونگے۔ (ایک کعبۃ اللہ ہی ہے۔ جو ہمیشہ کھلا رہتا ہے۔ ورنہ بیت المقدس بہت کم کھلتا ہے۔ نیز بیت المقدس کئی بار تباہ و برباد کیا گیا۔ عبادت بند کر دی گئی۔ مدت مدید دشمنوں کے ہاتھوں رہا۔ لیکن کعبۃ اللہ ہی ایک آزاد گھر ہے۔ جس کے پھاٹک زائرین اور عابدوں کے باعث ایک منٹ کے لئے بھی بند نہیں کئے جاتے) ...... تیرے سب لوگ راستباز ہوں گے۔ ...... وہ ایک چھوٹے سے ایک ہزار ہوں گے۔ اور ایک حقیر سے ایک قوی گروہ ہوگا۔ (یسعیاہ ۶۰ باب)

نیا آسمانی یروشلم

اور پھر یہ وہی یروشلم ہے۔ جس کے متعلق مکاشفات یوحنا میں لکھا ہے۔ ”میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی نئے یروشلم کا نام جو میرے خدا کے حضور سے آسمان پر سے اترتی ہے۔ اور اپنا نیا نام (مکہ معظمہ) اس پر لکھونگا۔ مکاشفات ۳/۱۲۔ پھر مکاشفات یوحنا میں لکھا ہے۔ ”مجھ یوحنا نے شہر مقدس نئے یروشلم کو آسمان سے دلہن کی مانند جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا۔ آراستہ کئے ہوئے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا۔“ خدا کا فرشتہ ..... مجھے روحانی ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا۔ اور اس نے اس بزرگ شہر کو مقدس یروشلم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا۔ اس میں خدا کا جلال تھا۔ ...... وے قومیں جنہوں نے نجات پائی اسکی روشنی میں پھریں گی۔ اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و شوکت کا سامان اس میں لائیں گے۔ اس کے دروازے دن کو بند نہ ہوں گے۔ کہ رات وہاں نہ ہوگی۔ اور لوگ قوموں کی شان و شوکت اور عزت کا سامان اس میں لائیں گے۔ اور اس میں کوئی ناپاک چیز یا نفرت انگیز یا جھوٹی اس میں کسی طرح داخل نہ ہوگی۔ مکاشفات باب ۲۱

مندرجہ بالا پیشگوئیوں سے ظاہر ہے۔ کہ آسمان سے نیا یروشلم اترے گا۔ جس کا نیا نام رکھا جائے گا۔ جس یروشلم میں خدا کا ایک گھر ہوگا۔ جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مینڈھوں کو لے کر قربانی کے لئے حاضر ہوگی۔ یہ خدا کا وہ گھر ہے۔ جس کا جلال بیت المقدس سے زیادہ ہوگا۔ خدا کا یہ گھر امن اور سلامتی کا مقام ہے۔ جہاں ایک نئی قوم ہوگی۔ جو نئے نام سے بلائی جائے گی۔ یہ سب نشانات مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ اور امت مسلمہ پر بعینہٖ پورے اترتے ہیں۔ مذکورہ نشانات میں سے ایک نشان نئے یروشلم کا خاص طور پر قابل توجہ ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ "تیری آنکھیں یروشلم کو دیکھیں گی۔ کہ امن کا مقام ہے۔" یسعیاہ ۳۳/۲ پچھلے گھر کا جلال پہلے گھر سے زیادہ ہوگا۔ اس جگہ خدا سلامتی عطا کرے گا۔ حجّائی ۲/۹،۸ یہ نشان مکہ معظمہ اور کعبۃ اللہ کے لئے، خاص ہے۔ کیونکہ

ارض حرم

مکہ کی خاص شہرت اور عزت اس میں ارض حرم اور خانہ کعبہ کی وجہ سے ہے۔ ارض حرم وہ پاک زمین ہے۔ جو مکہ اور اس کے اردگرد کئی میلوں تک پھیلی ہوئی ہے۔ ...... اس پاک سرزمین کے اندر لڑائی ممنوع ہے۔ کتنی خطرناک لڑائی دو قوموں کے درمیان ہو رہی ہو۔ ان پاک حدود کے اندر وہ رک جاتی تھی۔ اور خطرناک سے خطرناک دشمن پر اس مقدس سرزمین میں تلوار نہیں اٹھائی جاتی۔ یہ تمام ملک عرب کے اندر ہی نہیں۔ تمام دنیا میں ایک ہی مقام امن رہا ہے۔ ... یہ خدائی طاقت کا جلوہ تھا۔ کہ عرب جیسے ملک کی خطرناک جنگجو قوموں کو اس پاک زمین کے ادب کے لئے اس طرح روک رکھا تھا۔ یہ ایک نشان تھا۔ کہ اس مقدس پرامن زمین سے اللہ تعالےٰ کی توحید اور اس کے بندوں کے اتحاد کا وہ پیغام بلند ہوگا۔ جو دنیا میں حقیقی امن قائم کرنے کا موجب ہوگا۔ اس زمین کی یہ حرمت خانہ کعبہ کی وجہ سے ہے۔ (سیرت خیر البشر ص۱۵) کعبۃ اللہ کے متعلق قرآن مجید میں وارد ہوا۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدًی للعٰلمین۔ فیہ اٰیات بیّنٰت مقام ابراھیم ومن دخلہ کان اٰمنا۔ کہ پہلا گھر جو لوگوں سے افادہ (روحانی) کے لئے تعمیر کیا گیا۔ یقیناً وہی ہے۔ جو مکہ میں ہے۔ وہ برکت دیا گیا ہے۔ اور تمام اقوام عالم کے لئے نور ہدایت و رشد سے معمور ہے۔ اس کے متعلق کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں۔ مقام ابراہیم کا ہے۔ جو اس میں داخل ہوگیا۔ وہ گویا امن میں آگیا۔"

الغرض صحف سماوی کی پیشگوئیوں کا مصداق یہ وہی نیا یروشلم (مکہ معظمہ) اور اس یروشلم میں خدا کا نیا گھر (کعبۃ اللہ) ہے۔ جس سے خدا خوش ہے۔ جو جائے امن و سلامتی ہے۔ یسعیاہ ۳۳/۲۔ جو قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق دشمنوں سے محفوظ ہے اور رہے گا۔ جو حقیقی معنوں میں بیت الحرام اور دار السلام کہلانے کا مستحق ہے۔ لیکن پہلا یروشلم اور بیت المقدس ان پیشگوئیوں کا مصداق نہیں۔ اور نہ ہی یروشلم سے شادماں نئی خلقت سے مراد بنی اسرائیل ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے پہلے یروشلم پر دردانگیز نوحہ کیا۔ اور اسکی تباہی کی پیشگوئی کی۔ اپنی آنکھوں میں آپ آنسو بھر لائے۔ اور سیماب آسا تڑپ سے رقت انگیز آواز میں اس شہر کو کہا۔ "کاش کہ تو اپنے اس دن میں ان باتوں کو جو تیری سلامتی کی ہیں۔ جانتا پر اب وے تیری آنکھوں سے چھپی ہیں۔ لوقا ۱۹/الم تا لہلم لیس میں پورے وثوق سے کہتا ہوں۔ کہ یہ سلامتی اور خوشی کا یروشلم جس سے ایک نئی خلقت شادماں ہوگی۔ آسمان سے اترنے والا دوسرا یروشلم ہے۔ مکاشفات ۲۱/۱ تا ۳ ورنہ پہلا یروشلم اس کا ہرگز مصداق نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ نوحہ اس پر شاہد ناطق ہے۔ "اے یروشلم اے یروشلم جو نبیوں کو مار ڈالتی۔ اور انہیں جو تجھ پاس بھیجے گئے۔ پتھراؤ کرتی ہے۔ میں نے کتنی بار چاہا۔ کہ تیرے لڑکوں کو جس طرح مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں تلے اکٹھی کرتی ہے۔ جمع کروں پر تم نے نہ چاہا۔ دیکھو تمہارا گھر تمہارے لئے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اب سے تم مجھے پھر نہ دیکھو گے جب تک نہ کہو گے۔ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔ گویا جب تک خداوند یعنی آقائے نامدار محمد مصطفےٰ کی آمد نہ دیکھو لو۔ میری آمد نہ ہوگی۔ یا اس کے دوسرے معنی یہ ہیں۔ کہ میری دوسری آمد میرے مثیل کے ذریعہ جس کو میرا نام دیا جائیگا ہوگی۔ متی ۲۳/۳۷ تا ۲۹

اب حضرت مسیح علیہ السلام کے نوحہ اور بنی اسرائیل کے گھر کی ویرانی دیکھ کر کون مذکورہ پیشگوئی کو حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ کی قوم بنی اسرائیل اور پرانے یروشلم پر چسپاں کر سکتا ہے۔ خدارا اس بات پر غور کرو۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام

سر چھوٹو رام کا اظہار صداقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور ۲۰ نومبر کی شام کو ریفریشر کورس میں تقریر کرتے ہوئے آنریبل چودھری سر چھوٹو رام وزیر ترقیات نے بتایا۔ کہ موجودہ فرقہ وار کشیدگی تاریخی واقعات کی دانستہ تحریف کا نتیجہ بھی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہندوؤں کو جو باتیں کہہ کہہ کر مسلمانوں کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک فرضی داستان یہ بھی ہے۔ کہ ایک فرمانروا اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتا تھا۔ جب تک کہ ہندوؤں کی اتنی تعداد کو روزانہ مسلمان نہ کرا لیا کرتا تھا۔ جن کے جنیؤ بیک وقت سوا من بھاری ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے دورِ حکومت میں ہندوؤں کی کل تعداد پانچ چھ کروڑ سے زیادہ نہیں تھی۔ سوا من وزنی جنیؤ اندازاً چالیس پچاس ہزار ہندوؤں کے گلے سے ہی اتر سکتے ہیں۔ آپ نے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا۔ کہ اگر یہ الزام درست ہوتا۔ تو ہندو آج بالکل مٹ گئے ہوتے۔ اس منگھڑت قصے کے منگھڑت ہونے کا ایک ثبوت دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ مسلمانوں نے عام طور پر دہلی اور آگرہ سے ہندوستان پر حکومت کی۔ لیکن ان دار الخلافوں کے اردگرد ہندوؤں کی آبادی علی الترتیب چھہتر اور پچاسی فی صدی کے قریب ہے۔ اگر کھانا کھانے سے پہلے اتنے ہندوؤں کا مسلمان کر لینا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ تو مسلمان فرمانروا کی یہ خواہش آگرہ اور دہلی کے نواحی علاقوں میں تو بسرعت اور نہایت اچھی طرح پوری ہو سکتی تھی۔ لیکن انہی علاقوں میں ہندوؤں کی بھاری سے بھاری تعداد اس بے حقیقت افسانے کی دائمی اور زندہ تردید ہے۔ یہ سفید جھوٹ ہے۔ جو خود غرض انسانوں نے ہندوستان کی ان دو بڑی قوموں کے درمیان پھوٹ اور دائمی منافرت کا بیج بونے کے لئے تراش رکھا ہے، جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں۔ حقیقت یہی ہے کہ اسلام بزورِ شمشیر ہرگز نہیں پھیلا۔ بلکہ اسکی ترقی اور عام تبلیغ مسلمان صوفیاء اور بزرگوں کے بے مثل اخلاق اور پاکیزہ سیرت کی وجہ سے ہوئی ہے۔ جس چیز کو مذہبی جبر و تشدد کے نام سے بزور و شور پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی نوعیت شروع سے اخیر تک سیاسی تھی۔ اس میں صرف مسلمان ہی قصور وار نہیں۔ بلکہ ہر حاکم قوم اپنے ماتحت قوموں کی سرکشی اور بغاوت کو اسی طرح دبایا کرتی ہے۔ آگے چل کر آپ نے سامعین پر واضح کیا۔ کہ کس طرح سکھوں کو مسلمانوں سے دور رکھا جاتا ہے۔ آپ نے اس ضمن میں گورو گوبند سنگھ جی کے صاحبزادوں کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ ان کی وفات کی ذمہ واری عام طور پر کسی مسلمان حاکم کے سر تھوپی جاتی ہے۔ مگر یہ قطعاً غلط ہے۔ واقعہ یوں ہے۔ کہ ان کو مخبری کر کے پکڑوانے والا ان کا خاندانی برہمن گنگو نامی تھا۔ اور جب وہ گرفتار کر کے مسلمان صوبہ دار کے سامنے لائے گئے۔ تو اس نے کہا۔ کہ ہماری جنگ ان بچوں سے ہرگز نہیں بلکہ گورو جی مہاراج سے ہے۔ لیکن اس وقت ایک ہندو وزیر ہی نے یہ مشورہ دیا تھا۔ کہ "افعی را کشتن و بچہ اش را نگہداشتن کار خردمنداں نیست۔" (یعنی سانپ کو مارنا اور اس کے بچوں کو پالنا دانشمندوں کا کام نہیں) اس سے ظاہر ہے۔ کہ گورو جی کے بچوں کو قتل کرانے والے دو ہندو ہی تھے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے ہندو دوستوں کو مشورہ دیا۔ کہ کسی واقعہ کی صحت و عدم صحت کے متعلق رائے قائم کرنے سے پہلے دیانتدارانہ جانچ پڑتال ضروری ہے۔ آگے چل کر آپ نے فرمایا۔ کہ سچائی جہاں ہو۔ اور جس مقدار میں ملے۔ اسے قبول کر لینا چاہیئے۔

قابل توجہ موصی صاحبان

صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ ہے۔ کہ جس موصی کے ذمہ چھ ماہ سے زیادہ بقایا ہو۔ اگر وہ اپنی معذوری ظاہر کر کے مہلت نہ حاصل کرے۔ تو اسکی وصیت منسوخ کر دی جاوے۔ اس کے متعلق بہت سے بقایا دار لاپرواہی سے کام لیتے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ان کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جلسہ سالانہ پر اپنے بقایا صاف کر دیں۔ ورنہ مجبوراً ان کی وصایا منسوخ کر دی جائیں گی۔ اگر حساب فہمی کی ضرورت ہو۔ تو اپنی بھیجی ہوئی رقوم کا کوپن نمبر اور تاریخ ساتھ لائیں۔ تاکہ حساب صاف ہو سکے۔

(سکرٹری مقبرہ بہشتی)

ثنائی مشن!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کذباتِ ثنائیہ

امرتسری نے روحانی فرزندیت کا حق خوب ادا کیا

میں بھی جھوٹا ہوں میرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے
(از مولوی ثناء اللہ صاحب)

ناظرین کرام! آپ ۱۴ ماہ نبوت کے پرچہ "فاروق" میں ثنائی مشن کی تحت میں خاکسار کا ایک مضمون ملاحظہ فرما چکے ہوں گے۔ جس میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل علمائے وقت کا علمی میدان میں شکست فاش کھانا بیان کیا تھا۔ اور مضمون کے آخر میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے روحانی پوتوں اور امرتسری فرزند کو کھلا چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر ان میں ذرا بھر بھی غیرت وحمیت ہے۔ تو وہ روحانی تعلق کی بنا پر اپنے روحانی باپ بٹالوی کو صادق القول ثابت کرنے کے لئے میدان میں نکلیں۔

لیکن اس وقت تک نہ تو امرتسری ناکام جرنیل اور نہ ہی اسکی ثنائی فوج کے کسی دل گردہ رکھنے والے سپاہی نے اس میدان مقابلہ میں آنے کی جرأت کی۔ اور نہ ہی امید بھی نہیں۔ کہ ثنائی شکست خوردہ فوج کا کوئی ممبر اس موت کے پیالہ کو پینے کے لئے میدان میں نکلے۔

لہذا آج کی صحبت میں میں آپ کی خدمت میں یہ بات رکھنا چاہتا ہوں۔ کہ بٹالوی صاحب تو جھوٹ بولنے میں کمال رکھتے ہی تھے۔ لیکن ان کا روحانی پسر مولوی ثناء اللہ امرتسری مثل پنجابی "گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان چھڑپ" کے مطابق ان سے بھی بازی لے گیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سب روحانی باپ کی تربیت کا ہی قصور ہے۔ کیونکہ دین اسلام نے جہاں والدین کو اولاد کی تربیتِ صالحہ کے اور سینکڑوں زریں اصول بتائے ہیں۔ وہاں ایک یہ اصول بھی بتایا ہے۔ کہ تم خود نیک نمونہ ہو۔ تاکہ تمہاری اولادیں اس سے سبق سیکھ کر مستقبل میں اپنی زندگیوں کو نیکی کے سانچہ میں ڈھال سکیں۔ لیکن جب خود والدین ہی بدی کے مرتکب ہوں۔ تو اولاد کیوں نہ خواہ مخواہ خراب ہو۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اپنے روحانی باپ[1] بٹالوی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

مولانا! جھوٹ[2] بولنا اور افترا کرنا اخلاقی اور شرعی سخت جرم ہیں۔" (اہلحدیث ۸ ستمبر ۱۹۱۲ء حاشیہ صہ کالم ۳) تو ثابت ہوا۔ کہ جھوٹ کی عادت امرتسری کو روحانی باپ کی وراثت سے ملی ہے۔ اور اگر مولوی صاحب اس سے انکار کریں۔ تو پھر ہمارے ناظرین مولانا کو اس امر میں معذور سمجھیں کیونکہ شریعت ثنائیہ ہی میں جھوٹ بولنا عیب اور گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ جیسا کہ بمقدمہ کرم دین عدالت گورداسپور میں بیان دیتے ہوئے مولوی صاحب نے کہا تھا۔ کہ "کسی جائز بدلہ لینے کی غرض سے دروغ۔ دھوکا۔ دغا۔ جعلسازی۔ بہتان نفاق استعمال میں لاوے۔ تو کذاب نہیں ہوگا۔ اگر جھوٹ ایک دفعہ بولا ہے۔ اور ہزاروں میں پھیلایا ہے۔ تو وہ کذاب نہیں ہوگا۔" (الفقیہہ امرتسر جلد ۲ نمبر ۳۰ ۲۱ر فروری ۱۹۱۹ء صہ ۱۴ کالم ۳ حلفی بیان مولوی ثناء اللہ امرتسری) انہی وجوہ کی بناء پر امرتسری متکبر نے اپنی کتب اور رسالہ جات میں قسم قسم کی افترا پردازیوں اور دھوکا دہیوں سے کام لیا ہے۔

کاش! اگر اسے عاقبت کا فکر اور خدائے جبّار وقہار کی صفت بطش کا علم ہوتا۔ تو ایسی راہ اختیار نہ کرتا۔ مگر اسے سمجھاتا کون؟ جبکہ یہ خود اپنے تئیں علم وفضل کا مدعی اور کیا نہ کیا کچھ ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹ رہا تھا۔ جس کے باعث کبر وغرور کا بھوت اس کے سر پر سوار ہوگیا اور اس نے نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ باطل کی حمایت میں ہی کمر باندھ لی۔

ناظرین! اب ذرا کذباتِ ثنائیہ سنیئے۔ لیکن بہتر ہوگا۔ کہ اس سے قبل جھوٹ بولنے والوں کی نسبت میں آپ کو مفتیٔ امرتسری المعروف

[1] ناظرین روحانی باپ میں اپنے پاس سے نہیں کہہ رہا۔ بلکہ از خود بٹالوی نے اپنے تئیں امرتسری کا روحانی باپ قرار دیا ہے۔ (دیکھو اشاعۃ السنۃ نمبر ۲ جلد ۲۰)

[2] لیکن خود جھوٹ بولتے ہیں۔ جیسا کہ ناظرین آگے چل کر دیکھ لیں گے۔ مجاھد۔

بکڈپو کی طرف سے جلسہ سالانہ پر احباب کی خدمت میں نادر علمی تحفے

براہین احمدیہ ہر چہار حصص } جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکۃ الآراء اور مقبول عام کتاب ہے۔ جس کا جواب لکھنے والے کے لئے دس ہزار روپیہ انعام مقرر کیا گیا ہے یہ کتاب ختم ہو چکی تھی۔ اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ مجلد چار روپیہ۔

ایام الصلح } جس میں وفات مسیح اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر قرآن مجید اور احادیث کی رو سے سیر کن بحث کی گئی ہے۔ یہ کتاب بھی ختم ہو چکی تھی۔ اب دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۲ر

رسالہ یادگار جوبلی } جس میں جلسہ خلافت جوبلی کے تمام حالات اور ایڈریس درج کئے گئے ہیں۔ بہت دلکش کتاب ہے۔ قیمت فی نسخہ ۸ر

دینیات کورس } زنانہ گرلز سکول کے لئے نیا کورس مرتب کیا گیا ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱۰ر

سلسلہ احمدیہ } حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی حقائق اور معارف سے لبریز کتاب اور سلسلہ کی پچاس سالہ تاریخ ہے۔ قیمت مجلد ۲ بے جلد ۱۲ر

تریاق القلوب } یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک گرانقدر تصنیف ہے۔ جس میں بہت سے خدائی نشانات کا ذکر ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔

براہین احمدیہ حصہ پنجم } حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نہایت نادر تصنیف ہے۔ جس میں روحانی علم کے نہایت قیمتی خزانے مخفی ہیں۔ اور بہت سے اختلافی مسائل کا حل ملتا ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی نسخہ۔

سیرت المہدی ہر سہ حصص } حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سوانح حیات اور سیرت کے متعلق روایات کا شاندار مجموعہ ہے۔ قیمت ہر سہ جلد تین روپیہ۔

نوٹ:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر[۷۰] کتب کا سیٹ جو پہلے پچاس ۵۰ روپیہ میں آتا تھا۔ اب صرف پچیس ۲۵ روپیہ میں طلب فرمائیں۔

مینیجر بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پسر روحانی بٹالوی کا فتویٰ سنا دوں۔ آپ اپنے قیمتی قلم سے یوں رقمطراز ہیں۔ کہ
"تمام مذاہب میں جھوٹ کی بُرائی ملتی ہے۔ مگر میرے خیال میں پائخانہ کھا لینا اتنا بُرا نہیں۔ جتنا جھوٹ بولنا ہے۔" (اہلحدیث ۸/۱۵ اکتوبر ۱۹۰۹ء صـ۳)

اب لیجئے کذبات امرتسری۔

(۱) "قادیانی اصطلاح ہے۔ کہ جس الہامی کی ساری یا بہت سی پیشگوئیاں جھوٹی ہوں۔ وہ نبی بلکہ رسول[۲] بلکہ ولد اللہ[۳] بلکہ خود اللہ اور جو الہامی طور پر اپنی موت سے جھوٹا ثابت ہو۔ وہی صادق[۵] و مصدوق سمجھا جائے"۔ (اہلحدیث ۱۴ مئی ۱۹۲۰ء)

(۲) "گو مرزا صاحب نے باشریعت ہونے سے انکار کیا ہے۔ لیکن یہ انکار مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے ہے۔ ورنہ وہ بعض احکام ایسے بھی دے گئے ہیں۔ جو شریعت محمدیہ کے لئے ناسخ ہیں۔" (اہلحدیث ۳۰ جون ۱۹۲۲ء صـ۲)

(۳) "مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق یہ کہتا ہے کہ جو کچھ کسی میں عیب ہو۔ اس کو ظاہر کرنا بُرا نہیں۔ اسکو اس عیب سے موسوم یا مخاطب کرنا مثلاً اندھے کو اندھا اور کانے کو کانا۔ حرامی کو حرامی بدمعاش کو بدمعاش کہنا اخلاق فاضلہ کے خلاف نہیں"۔ (اہلحدیث ۷ فروری ۲۰ء)

(۴) "مرزا صاحب قادیانی نے بارہا لکھا ہے۔ کہ مسلمان خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ جو آکر لوگوں کے خون بہائے گا۔ ایسے[۸] خونی مہدی کا عقیدہ مسلمانوں کی نسبت غلط ہے[۱]۔" (اہلحدیث ۱۱ اپریل ۱۹۲۳ء صـ۱۱)

(۵) "سابق سے بھی زیادہ کفر کا زور ہے۔ آج تک کبھی نہیں سنا تھا۔ کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کو اپنے مذہب کی دعوت دی۔ بلکہ ہندو بنائے۔ جو آج فتنہ ارتداد میں سننے میں آیا[۲]۔" (اہلحدیث ۱۵ اگست صـ۲ ۲۳ء)

(۶) "میرے عنایت فرما مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تازہ تصنیف میں مجھ سے ایک سوال کیا ہے۔ جو واقعی قابل قدر ہے۔ گو مرزا صاحب تو ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا کرتے۔ مگر ہم کیوں نہ دیں[۳]۔" (مرقع قادیانی بابت مئی ۱۹۰۷ء صـ۹)۔

غرض ایک دو جگہ نہیں۔ بلکہ بیسیوں جگہ امرتسری نے اپنے روحانی باپ کے نقش قدم پر چل کر اور حق فرزندیت ادا کر کے اپنے مدح خوانوں سے داد لی ہے۔ اور اپنی کتاب میں جھوٹ اور کذب سے۔ خدا کی مخلوق کو دھوکا دینے کی ناکام کوششیں کی ہیں۔ لیکن وائے ناکامی جھوٹ نے ذلیل و خوار ہی کیا۔ مگر پھر بھی اس خدا کے بندے نے عبرت نہ پکڑی۔

آہ! کس قدر سنگ دل ہے۔ جو باوجود کئی دفعہ خدا کے صادق مسیح کی صداقت کے چمکتے نشان دیکھتے ہوئے بھی صداقت سے منہ ہی پھیرتا رہا اور اب بھی بدستور اپنی اوہام باطلہ اور خیالات فاسدہ کو دل میں سجائے ہوئے اپنے اخبار "اہلحدیث" میں قادیانی مشن کے زیر عنوان ہر ہفتہ باطل کی حمایت اور حق کی مخالفت میں کالموں کے کالم سیاہ کر رہا ہے۔ میرے مولیٰ! کیا ایسا دشمن حق بھی تیری جنت کا حقدار ہو سکتا ہے؟ آسمان سے آواز آتی ہے کہ نہیں ہرگز نہیں۔ تو پھر اے وے لوگو! جو حق کی بیخکنی کے رات دن خواہاں ہو۔ سوچو تمہارا انجام کیا ہوگا۔ عبرت۔ عبرت۔ عبرت۔ خدا کے عذاب کے مورد لوگو! سنبھل جاؤ۔ ورنہ خدائی گرفت بڑی سخت ہے۔ کیا تم ماضی کی سچی داستانیں بھول گئے ہو؟ کہ اسقدر نڈر نظر آتے ہو۔ سوچو اور غور کرو۔ فرعون ہامان اور ابوجہل وغیرہ مخالفین انبیا علیہم السلام کا کیسا انجام ہوا؟ کہ تمہارا ہوگا۔ یاد رکھو! جھوٹ اور افترا سے حق مغلوب نہ ہوگا۔ بلکہ حقانیت کی تلوار سے ایک دن باطل کا سر قلم کیا جائے گا۔ سنو! با گوش ہوش سے سنو! مسیح موعود کا دعویٰ انسانی منصوبہ نہیں۔ بلکہ اس خدائے علیم و خبیر کے اذن سے یہ دعویٰ کیا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت خود فرماتے ہیں:۔ ؎

یہ اگر انساں کا ہوتا کاروبار اے ناقصاں
ایسے کاذب کے لئے کافی تھا وہ پروردگار
کچھ نہ تھی حاجت تمہاری نے تمہارے مکر کی
خود مجھے نابود کرتا وہ جہاں کا شہریار
پاک و برتر ہے وہ جھوٹوں کا نہیں ہوتا نصیر
ورنہ اٹھ جائے اماں پھر سچے ہوویں شرمسار

پس اے بٹالوی کے پسر روحانی! اور اسکی ثنائی پارٹی کے ممبرو! مندرجہ بالا کذبات ثنائیہ کو مدنظر رکھ کر بتاؤ۔ کہ آیا ان اکاذیب نے تمہیں کچھ فائدہ پہنچایا ہے؟ جب نہیں۔ تو پھر بتاؤ بھائیو! تم کیوں صداقت کے در پر نہیں آتے۔ اور کیوں جھوٹ کی تائید میں اللہ والوں پر حملے کرتے ہو۔ کیا مرنا یاد نہیں؟ یاد رکھو بجز تقویٰ اور راستبازی کے جزا و سزا کے دن کوئی چیز بھی خدا کو پسند نہ ہوگی۔ اس دن جو اپنے اعمال بد کی وجہ سے دانت پیستے ہوں گے۔ ابھی سے ہی کیوں راہ ہدیٰ پر نہیں آجاتے۔ پس اے بھولے بھٹکے بھائیو! ٹھنڈے دل کے ساتھ اپنے کاموں پر نظر ثانی کرو۔ شاید تمہارے دل ہی ندامت محسوس کریں۔ اور اس امر کی شہادت دیں۔ کہ جس برگزیدہ انسان کی تکذیب پر تم کمربستہ ہو۔ وہ یقیناً راستباز اور خدا کا مبعوث کردہ مسیح موعود ہے۔ جو تمہاری نہیں نہیں ساری دنیا کی اصلاح کی خاطر جلوہ گر ہوا۔ جس کا انکار واقعی ایک نعمت عظمیٰ اسماوی کا انکار ہے۔

(واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین)

خادم احمدیت خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی

حاشیہ ؎۱۔ حالانکہ نواب مولوی صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی جن کو امرتسری خود بھی بزرگ تسلیم کرتا ہے۔ اور جو غیر مقلد مشہور لیڈر تھے۔ لکھتے ہیں: "(مہدی) جزیہ لینا موقوف کر دیں گے۔ خدا کی طرف تلوار کے ذریعہ سے بلائیں گے" (اقتراب الساعۃ طبع اول صـ۹۴) دیکھو! آیا حضرت مرزا صاحب نے غلط لکھا ہے۔ یا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ (مجاہد)

؎۲۔ واہ مولوی صاحب خوب! دراصل یہ آپ کا قصور نہیں۔ بلکہ بڑھاپے کا اثر ہے۔ حالانکہ جناب اس سے پانچ چھ مہینے قبل خود لکھ چکے ہیں۔ کہ "اس شدھی کی تحریک سے آریہ سماج نے اپنے لئے قبر کھود لی ہے"۔ (اہلحدیث ۱۵ فروری ۱۹۲۳ء)

خوب! مجاہد یار تو نے تو بھی پتے کی کہی ع جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔ مجاہد۔

؎۳ اس کا فیصلہ میں حضرت کی کتب پڑھنے والوں پر چھوڑتا ہوں۔ وہ خود اندازہ لگالیں۔ کہ آیا یہ ثنائی راستگوئی ہے۔ یا دیگر کذب بیانیوں کی طرح ایک کذب بیانی کیونکہ ؎ ہم اگر عرض کریں گے۔ تو شکایت ہوگی۔ مجاہد۔

مجرب اور خالص ادویہ

اگر آپ کو مجرب اور خالص ادویہ کی ضرورت ہے۔ تو آپ ہمارے دواخانہ سے طلب کریں۔ ہر قسم کی ادویہ ہم آپ کو مہیا کر دیں گے۔ اس کے علاوہ ہمارے دواخانہ میں خاص نسخے بھی تیار ہوتے ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں:۔

تریاق کبیر } یہ گھر کا ڈاکٹر ہے۔ سردرد۔ پیٹ درد۔ دانت کی درد۔ گلے کی درد سینہ کی درد۔ اسہال سوء ہضم۔ ہیضہ وغیرہ کے مریضوں کو اس دوا کے لگانے یا پلانے سے فوری فائدہ ہوتا ہے۔ بھڑ۔ بچھو۔ سانپ کاٹے۔ تو ان کے زخموں کے لئے یہ تریاق ہے۔ بخار وغیرہ میں بھی اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ عام مرضوں میں ڈاکٹر کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اور بڑے امراض میں ڈاکٹر کے آنے تک مریض کی حالت اچھی رہتی ہے۔ ہر گھر میں اس کا موجود ہونا نہایت ہی ضروری ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی ۸ر درمیانی شیشی ۱۲ر بڑی شیشی ۱ر۸ر
اس کے اثر کے متعلق ذیل کا سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں۔

جناب سید جلال الدین صاحب کشمیری تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے دو سال سے معدہ کی سخت تکلیف تھی۔ جس کی وجہ سے ایک چھٹانک غذا ہضم ہونی مشکل ہو گئی تھی۔ لیکن میں نے دواخانہ خدمت خلق سے تریاق کبیر لیا۔ اسے شروع کئے چند دن ہی گزرے ہوں گے۔ کہ اس نے حیرت انگیز فائدہ کیا۔ کھانا وغیرہ بخوبی ہضم ہو جاتا ہے۔ اور خوب بھوک لگتی ہے۔ اور خدا کے فضل سے جو بدنی سستی کمزوری وغیرہ تھی۔ اس میں بھی فائدہ ہو رہا ہے۔

سرمہ ممیرا خاص } یہ سرمہ ایک پرانے اور مجرب نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ اور پرانی آشوب چشم خصوصاً جو نزلہ یا دماغی یا اعصابی کمزوریوں کی وجہ سے ہو۔ اسی طرح نظر کی کمزوری اور دھند کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے۔ پرانے ککروں اور آنکھ کی سرخی کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۲ روپے ۶ ماشہ ۱ر ۳ ماشہ ۱۰ر

سرمہ اکسیر چشم } یہ سرمہ آنکھوں کی سب بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً نئے اور پرانے ککروں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ نیز ناخنہ وغیرہ امراض کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ عہ ۶ ماشہ عہ ۳ ماشہ ۱۲ر۔ ان کے اثر کے متعلق ذیل کے سرٹیفکیٹ ملاحظہ فرمائیں:۔

(۱) مکرمی جناب ولی محمد صاحب مجھ [illegible] ضلع نوابشاہ سندھ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ سے جو ممیرا خاص بطور نمونہ منگوایا تھا۔ وہ اسجگہ بہت سے آدمیوں میں تقسیم کیا گیا۔ جس سے نمایاں طور سے لوگوں کو فائدہ ہوا ہے۔ براہ مہربانی سرمہ ممیرا خاص مبلغ دو روپے کا بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمادیں۔

(۲) مکرمی جناب ماسٹر علی محمد صاحب مسلم حویلی لکھا ضلع منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ مجھے ۱۹۱۸ء سے ککروں کی شکایت چلی آتی ہے۔ اور ہر ہفتہ میں دوبار کاسٹک ٹیچ کرانا پڑتا تھا۔ آنکھوں سے پانی بھی بہتا تھا۔ لیکن اکسیر چشم کے استعمال سے کاسٹک ٹیچ کرانے کی ضرورت نہیں رہی۔ اور آنکھوں سے پانی بہنا بھی بند ہو گیا ہے۔ سرمہ اکسیر چشم نہایت ہی مفید چیز ہے۔ خدا تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان (پنجاب)

۲۵ فی صدی کمی

تحریک جدید کے قومی سرمایہ سے جاری شدہ

ویدک یونانی دواخانہ قادیان کی مستند اور مجرّب ادویات میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشّان رعایت

ویدک یونانی دواخانہ **تحریک جدید** کے قومی سرمایہ سے قائم ہے۔ ان تمام احباب کے فائدے کے لئے جو **تحریک جدید** سے محبت رکھتے ہیں۔ ہم نے پہلی بار جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر اس دواخانہ کی **زود اثر** اور **سریع التاثیر** ادویات کی قیمت میں حیرت انگیز کمی کر دی ہے۔ تاکہ یہ ادویات ہر گھر تک بآسانی پہنچ سکیں۔ اور لوگوں کو اسکی سریع التاثیری کا علم ہو سکے۔

یہ رعایت **یکم دسمبر ۱۹۴۰ء** مطابق یکم فتح ۱۳۱۹ ہش سے لے کر **۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء** مطابق ۳۱ فتح ۱۳۱۹ ہش تک رہیگی۔ اس عرصہ میں ہر دوائی کی قیمت میں ¼ یعنی

پچیس ۲۵ فی صدی رعایت ہوگی

امید ہے کہ کوئی گھر اور خاندان اس موقع سے فائدہ اٹھانے سے خالی نہیں رہے گا

اہم نوٹ: اگر آپ خدانخواستہ کسی وجہ سے سالانہ جلسہ پر نہ پہنچ سکیں۔ تو ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک ڈاکخانہ میں پوسٹ ہونے والے آرڈروں کی تعمیل ۲۵ فی صدی رعایت کے ساتھ کر دی جائیگی۔

لبوب کبیر

یہ لبوب طب یونانی کے مایہ ناز مرکبات میں سے ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی باہ ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتا۔ گردوں کو مضبوط کرتا اور بدن کو فربہ بناتا ہے۔ یہ لبوب دماغی کام کرنے والوں کے لئے **تقویت دماغ** کی ایک لاثانی دوا اور ضعیف العمر حضرات کے لئے عصائے پیری ہے۔ قابل قدر اور مشک عنبر۔ زعفران ورق طلاء وغیرہ کی قسم کے قیمتی اجزاء کا خاص اہتمام سے تیار کیا ہوا مرکب ہے۔ اصل قیمت (دس تولہ) دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے۔

حبّ جواہرات عنبری

یہ گولیاں معدہ۔ دل دماغ۔ جگر۔ گردوں کی اصلاح نیز عام جسمانی کمزوری کے لئے کرشمہ تاثیر ہیں۔ اس سے کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل ہوگی۔ اور تمام اعضائے رئیسہ میں حیرت انگیز قوت آجائے گی۔ حب جواہرات عنبری ہر ٹانک سے افضل ہے کیونکہ دیرپا اور مستقل اثر رکھتی ہے۔ عورت اور مرد دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ اصل قیمت (چالیس گولی) پانچ روپے رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنہ

مقوی کبیر

معمر اور سن رسیدہ لوگوں کے لئے خوشخبری۔ یہ دوا صرف ضعیف العمر حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ سست اور بیکار اعصاب میں برقی رَو کی طرح اثر کرتی ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال انسان کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ بلغمی مزاج والوں کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔ اصل قیمت (چالیس گولی) چار روپے رعایتی قیمت تین روپے۔

قرص ذکاوت

یہ ٹکیاں مرض جریان اور کثرت احتلام جیسی خطرناک بیماریوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ ان مہلک امراض میں جوہر حیات خود بخود فنا ہوتا رہتا ہے۔ اور بالآخر انسان زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔ اگر آپ ان امراض کا شکار ہیں تو جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ ہمارے قرص ذکاوت استعمال فرمائیے۔ اصل قیمت فی شیشی دو روپے رعایتی قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔

طلاء شاہی

پوشیدہ نقائص کی اصلاح کے لئے اس کے نتائج بہت ہی کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ تجربہ شرط ہے۔ اصل قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ رعایتی قیمت ایک روپیہ چودہ آنے۔

زدجام عشق

ہمارے دواخانہ میں یہ مشہور و معروف نسخہ نہایت احتیاط سے تیار کیا جاتا ہے۔ اور تمام اجزاء نہایت عمدہ اور خالص ڈالے جاتے ہیں۔ یہ گولیاں **مقوی باہ** ہونے کے علاوہ **قوت امساک** کو بھی بڑھاتی ہیں۔ نہ صرف بڑھاپے میں بلکہ جوانی میں بھی حد درجہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ اصل قیمت (چالیس گولی) پانچ روپے۔ رعایتی قیمت تین روپے بارہ آنے

تریاق ماہواری

اگر ایام ماہواری وقت پر نہیں ہوتے یا کم مقدار میں اور تکلیف سے ہوتے ہیں۔ تو اس صورت میں **تریاق ماہواری اکسیری حکمی** دوا ہے۔ اس کے خواص کا مقابلہ طب جدید کی کوئی دوا نہیں کر سکتی۔ چند روزہ استعمال سے ایام ماہواری بافراغت اور وقت پر ہونے لگتے ہیں۔ اصل قیمت (۳۲ خوراک) ایک روپیہ چار آنے رعایتی پندرہ آنے۔

اکسیر سیلان

یہ دوا مستورات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ **سیلان الرحم** اور **ایام ماہواری کی کثرت** کو دور کرنے میں نہایت ہی فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اور دواخانہ ہذا کی **خاص مجرب** دوا ہے۔ اصل قیمت (چالیس خوراک) ایک روپیہ چار آنے رعایتی قیمت پندرہ آنے۔

روغن نسوان

یہ روغن رحم اور اندام نہانی کی تمام خرابیوں کی اصلاح کرتا ہے۔ سیلان الرحم۔ کمی حیض۔ حیض کا تکلیف سے آنا ورم رحم اختناق الرحم وغیرہ سب حالتوں میں تریاق ماہواری اور اکسیر سیلان کے ساتھ استعمال کرنے میں بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ دائی کی ضرورت نہیں۔ روئی کا ٹکڑا اسمیں تر کر کے خود ہی اندر رکھ لیا جاتا ہے۔ اور دوا خود بخود پھیل کر اپنا کام کر لیتی ہے۔ اصل قیمت پانچ تولہ ایک روپیہ رعایتی قیمت ۱۲

می کو

یہ دوا جگر اور تلی کے لئے مخصوص ہے ضعف ہضم۔ دائمی قبض۔ بھوک کی کمی وغیرہ کی قسم کی تمام شکایات اس دوا کے استعمال سے رفع ہو جاتی ہیں۔ جن بچوں کا جگر اور تلی بڑھی ہوئی ہو۔ ان کے لئے یہ دوا بہت ہی مفید ثابت ہوئی ہے۔ غرضیکہ خون کے بڑھانے کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

شربت فولاد

یہ شربت بھوک لگاتا غذا کو ہضم کرتا اور خون کی پیدائش کو بڑھاتا ہے۔ بخاروں اور دیگر بیماریوں کی مابعد کمزوری اور کمی خون کی حالت میں بہت ہی مفید ہے غرضیکہ خون کے بڑھانے کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ رعایتی قیمت بارہ آنے۔

گرائپ جوس

بچوں کی مختلف شکایات مثلاً بدہضمی۔ قبض یا دست وغیرہ میں نیز اگر جگر۔ معدہ اور تلی ٹھیک طور پر کام نہیں کرتے۔ تو ان حالات میں گرائپ جوس کا استعمال بہت ہی مفید ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے کے زمانہ میں غیر معمولی طور پر مفید ثابت ہوا ہے۔ اصل قیمت دس آنے رعایتی قیمت سات آنے۔

سرمہ بے نظیر

یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً ککروں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت دو روپے تولہ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ۔

خط و کتابت کے لئے صرف "ویدک یونانی دواخانہ قادیان" یاد رکھیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی لوٹ

جلسہ سالانہ کے تحفہ

حیرت انگیز رعایت

مہتمم اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

مہتمم اخبار فاروق قادیان ضلع گورداسپور

جلسہ سالانہ پر غیر معمولی رعایت

حمائل شریف مترجم بطرز لیسرنا القرآن

جس کا لفظی ترجمہ علامہ جناب حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا تھا۔ جس کا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ چندہی دنوں میں فروخت ہوگیا تھا۔ اور مدت سے احباب اس حمائل شریف کے بے حد متلاشی اور انتظار میں تھے۔ اس لئے دوبارہ چھپ کر نہایت سرعت کے ساتھ فروخت ہو رہی ہے اور خدا کے فضل سے اکثر حصہ اس کا فروخت ہوچکا ہے۔ کیونکہ دوسرا ایڈیشن بھی نہایت عمدگی کے ساتھ لکھائی چھپائی کرکے اور کاغذ سفید بڑھیا لگا کر اور جلد سنہری بندھوا کر ہدیہ احباب کی گئی ہے۔ اور پھر خوبی یہ ہے۔ کہ باوجود گرانی کاغذ کے پہلے کی نسبت ہدیہ بہت کم یعنی بجائے تین روپیہ کے صرف ڈیڑھ روپیہ اور جلسہ سالانہ پر صرف ایک روپیہ دو آنہ ہے۔ صرف ساٹھ نسخے میرے پاس موجود ہیں۔ اس لئے احباب جلسہ سالانہ پر خود بھی اور اپنے دوستوں کے لئے لیتے جاویں تاکہ محصولڈاک میں بچت رہے۔ جو حمائل شریف پر ۱۱ر اور قرآن مجید پر عہ ر لگتا ہے۔

قرآن کریم مترجم مجلد سنہری

بڑا سائز جس کا ترجمہ لفظی اور بطرز لیسرنا القرآن ہے۔ جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف تصنیف ہے۔ مجلد سنہری جس کا ہدیہ پہلے مبلغ دو روپیہ تھا۔ اب ایک روپیہ بارہ آنہ ہے۔ کاغذ چکنا قیمت دو روپے۔ اس قسم کے صرف اٹھارہ نسخے باقی ہیں۔ رنگین کاغذ مجلد سنہری جس کا ہدیہ پہلے مبلغ دو روپے چار آنے تھا۔ اب صرف مبلغ دو روپیہ۔ اور سفید بڑھیا کاغذ

جلد مرا کو چمڑا اصلی ہدیہ مبلغ ہے ۴ر (تین روپیہ چار آنے) رعایتی صرف تین روپیہ۔ صرف ۳۰ نسخے موجود ہیں۔ اسلئے جلدی سے احباب خرید لیں۔ ورنہ دوبارہ چھپنے پر ان کی قیمتیں بہت بڑھ جاویں گی۔ کیونکہ جنگ کی وجہ سے کاغذ دن بدن گراں ہو رہا ہے۔

حمائل شریف مترجم ترجمہ اردو بامحاورہ

از علامہ سید سرور شاہ صاحب مجلد سنہری ہدیہ صرف ~~چودہ~~ پندرہ آنہ۔

سلسلہ کتب اسلام ہر پنج حصہ

منظور شدہ نظارت تالیف تصنیف و منظور شدہ نظارت تعلیم و تربیت ہے۔ جس کی وجہ سے اسکی ہر کتب نصرت گرلز ہائی اسکول ہیں قادیان میں بطور کورس دینیات مڈل حصہ میں پڑھائی جاتی ہیں۔ اور اسکی ہر چہار کتب مدرسہ احمدیہ میں بطور نصاب دینیات منظور ہوچکی ہیں۔

اسلام کی پہلی کتاب ۲ر دوسری ۳ر تیسری ۴ر چوتھی ۴ر پانچویں ۶ر پانچوں حصوں کی قیمت ایک روپیہ مجلد عہ ۲ر (ایک روپیہ دو آنہ)

حمائل شریف لاہوری معرا

مجلد بڑھیا ۹ر سنہری کناروں والی عہ ر معمولی جلد ۷ر حمائل شریف فیروزالدین والی بے جلد عہ ر مجلد عہ ۴ر۔

محقق عہ رعایتی عہ ۴ر عبرت مذہبی ناول ۸ر مجربات نوردین ہر دو حصہ پانچ روپیہ عمدۃ الاحکام مترجم اصلی قیمت عہ رعایتی عہ ۴ر بلوغ المرام مترجم اصلی قیمت عہ ۴ر رعایتی عہ ۱۱ر

مجلد فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جس میں حضرت اقدس کے تمام فتاویٰ اعتقادات و عبادات و معاملات سب درج ہیں۔ قیمت عہ ر۔

سیرت النبی از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اصلی قیمت عہ ۴ر

مجلد سنہری سیرت المہدی از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالےٰ ایڈیشن دوم جس میں تمام اعتراضات کے جوابات درج ہیں۔ عہ ان تینوں کی قیمت للعہ ۱۰ر کی بجائے صرف دو روپے۔

تعلیم خاتون ۲ر اخلاق خاتون ۲ر

مجلد بستان احمد جس میں پانچ عدد فوٹو بڑھیا کاغذ اور لکھائی چھپائی اعلیٰ اس میں درثمین اور کلام محمود اور مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے اور مرزا شریف احمد صاحب اور نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی تمام نظمیں درج ہیں۔ قیمت اصلی ۱۴ر رعایتی ۸ر

اسلامی اصول کی فلاسفی بڑھیا سفید کاغذ جس پر اصلی لاگت میری ۴ر ہے۔ صرف ۲ر درثمین فوٹو والی۔ بڑھیا کاغذ قیمت اصلی ۱۴ر رعایتی ۱ر۔ درثمین بڑھیا کاغذ بڑا سائز اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۳ر

ضرورت الامام ۱ر

بائیبل کی بشارات بحق سرور کائنات از حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۳ر مجلد ۸ر رعایتی ۵ر

ذکر حبیب مجلد عہ ۲ر رعایتی ۱۴ر۔ بڑھیا سفید کاغذ بے جلد عہ ر رعایتی ۱۳ر

ملفوظات احمد اصلی قیمت عہ ر رعایتی ۱۳ر

کامن راج بی بی اصلی قیمت ۲ر رعایتی ۱ر

ابیات بابا ہدایت اللہ اصلی قیمت ۱ر رعایتی ۹ر

بارہ نشان۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ نشان ہیں۔ قیمت اصلی ۲ر رعایتی ۱ر

اصول احمدیت۔ یعنی وہ معرکۃ الآرا تقریر جو بمقام قصور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بڑے بھاری مجمع میں فرمائی۔ قیمت ۲ر رعایتی ۱ر۔

کیفیت وید از مہاشہ فضل حسین صاحب اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۳ر مباحثہ مہت پور ۱۴ر اتمام الحجۃ ۱ر۔ اربعین مکمل ۴ر ضرورت الامام ۱ر استفتاء ۱ر۔ تحفۃ الندوہ ۱ر ایک غلطی کا ازالہ ۱ر احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے ۱ر اربعہ ۳ر ضیاء الحق ۲ر چشمہ مسیحی ۳ر الوصیت ۱ر نسیم دعوت ۳ر پیغام صلح ۲ر کشف الغطاء ۲ر۔ الانذار ۱ر۔ الندا من وحی السماء ۱ر حقیقۃ المہدی ۲ر مسیح موعود حکم ربانی کا ریویو ۱ر۔ تفسیر سورہ نور۔ از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اصلی قیمت عہ ر رعایتی ۱۲ر تجلیات الٰہیہ ۱ر کسر صلیب اصلی قیمت ۴ر رعایتی ۲ر آریہ پنتھ کا فوٹو اصلی قیمت ۸ر رعایتی ۱ر حجۃ اللہ ۳ر۔

میٹرکولیشن کی تیاری کے لئے ہیلپ بکس بھی موجود ہیں۔ مثلاً سائنس۔ حساب۔ الجبرا جیومیٹری۔ لیٹر رائٹر و جواب مضمون اصلی قیمت ۶ر رعایتی ۵ر۔ جغرافیہ تاریخ ہند و انگلینڈ اصلی قیمت ۵ر رعایتی ۴ر انگلش محاورات ۵ر فورکورس چھوٹا ۳ر بڑا ۱۲ر سرتاج جغرافیہ عہ گولڈن تاریخ انڈیا و انگلستان ایک روپیہ فی۔ ہائی اسکولوں کی تمام کتابوں کے علاوہ ان کے خلاصہ و نوٹ ہر قسم کے موجود ہیں۔ ان کتب کے علاوہ تمام پنجابی کتابوں کی ایک ایک کاپی کے خریدار سے نصف قیمت لی جاوے گی۔ جن کی فہرست علیحدہ چھپی ہوئی ہے۔ اور نیز میرے پاس بفضلہ تعالیٰ مختلف قسم اور مختلف قیمتوں کے خوبصورت اور عمدہ و دلکش کیلنڈر رکھے ہونگے مثلاً ۱ر و ۲ر و ۳ر قیمت کے جن سے مکانوں اور دکانوں کی خوبصورتی بڑھ جاویگی احمدیہ کیلنڈر

طالب دعا محمد عنایت اللہ تاجر کتب بازار ریتی چھلہ قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرمہ بے نظیر کی پانچ سو شیشی مفت

سرمہ بے نظیر کی دیگر سرموں پر افضلیت ثابت کرنے کے لئے اس مرتبہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ایام جلسہ سالانہ میں ویدک یونانی دواخانہ قادیان کی کوئی بھی دوا خواہ کسی قیمت کی ہی کیوں نہ ہو کے خریدار کو ایک شیشی سرمہ بے نظیر بطور نمونہ مفت پیش کی جائے گی۔ غرباء کے لئے یہ شرط بھی نہیں یہ سرمہ تمام امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ خصوصاً لکھروں کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ اصل قیمت دو روپے تولہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ تولہ۔ **ویدک یونانی دواخانہ قادیان**

حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلسلہ کے مشہور عالم فرماتے ہیں:

کہ حکیم مولوی رحیم بخش صاحب مرحوم جو لکھنؤ کے سند یافتہ طبیب تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابی ان کے لڑکے حکیم محمد عبدالقدوس صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس علیگ نے ان کی بعض مجرب ادویہ عمدہ اور خالص اجزاء سے تیار کی ہیں۔ ان کے خاندانی تجربہ اور اخلاص احمدیت کے لحاظ سے ان کی تیار کردہ ادویہ پر اعتماد ہو سکتا ہے۔ اسواسطے امید ہے۔ کہ احباب ان کے دواخانہ سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور دوست اپنے حسب منشاء ان کے رحیمیہ دواخانہ یونانی سے نسخہ جات بھی تیار کروا سکتے ہیں۔

(مفتی محمد صادق عفی عنہ)

نہایت اعلیٰ درجہ کی مفید اور خاص مجرب ادویات

۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء تک رعایتی قیمت پر اسلئے دی جاتی ہیں۔ کہ ان مجربات کا عام شہرہ ہو جائے۔ اسوقت لاگت سے بھی کم قیمت پر بطور آزمائش و امتحان دی جائینگی یہ تمام مرکبات زیر نگرانی خاندانی طبیب حکیم محمد عبدالقدوس صاحب ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس (علیگ) تیار کی گئی ہیں۔

عرق مبارک

یہ عرق اعلیٰ اور مقوی اجزاء کا مرکب ہے۔ ضعف جگر۔ تلی یا معدہ۔ کمی بھوک۔ دائمی قبض کمزوری مثانہ سر درد۔ یرقان۔ پرانا بخار جیسے تکلیف دہ امراض کے لئے عرق مبارک اکسیر اعظم ثابت ہوگا۔ عورتوں کے امراض بانجھ پن اور اٹھرا کے لئے بھی مجرب دوا ہے۔ ماہواری خرابی۔ قلت خون درد کو دور کر کے رحم کو قابل تولید بناتا ہے مصفی خون ہونے کے علاوہ صالح خون پیدا کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ رعایتی ۱۲ علاوہ محصولڈاک۔

لبوب کبیر خاص

یہ لبوب قیمتی ادویہ کا نہایت بیش قیمت مرکب ہے۔ مقوی باہ اور اعضائے رئیسہ وشریفہ کو قوت پہنچاتا ہے۔ مادہ منویہ کو غلیظ کرتا ہے۔ اور اسکی پیدائش کو زیادہ کرتا ہے۔ نہایت بے ضرر چیز ہے۔ آپ اسکو ہر موسم خصوصاً موسم سرما میں بطور ایک مقوی دوا کے بے خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ قیمت دس تولہ دو روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہے۔

حب زوجام عشق

یہ گولیاں انسانی کمزوری مردانہ طاقت کے لئے بے نظیر ہیں اعلیٰ درجہ مقوی وممسک بہت جلد اثر کرنے والی دوا ہے۔ ضرورتمند حضرات ایک مرتبہ ضرور استعمال فرماویں۔ بیش قیمت اجزاء کا مرکب ہے۔ مقابلہ کرکے آزمائیں۔ قیمت چالیس گولیاں چار روپیہ رعایتی تین روپیہ علاوہ محصولڈاک

سرمہ مقوی بصر خاص

یہ سرمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ نسخہ کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔ بچے سے لیکر بوڑھے تک استعمال کرنے سے سو سال کا بوڑھا سوئی میں دھاگا ڈال سکتا ہے۔ ضعف بصارت کے لئے سائنٹیفک اور حکمی علاج ہے۔ ہر گھر میں اس کا رہنا باعث مسرت ہوگا۔ دواخانہ نے اسکے لئے ایک خاص قسم کی سلائی بھی تیار کرائی ہے۔ قیمت بمعہ سلائی فی تولہ عہ رعایتی عہ ۳ ماشہ ۵ علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ رحیمیہ دواخانہ یونانی معرفت منیجر فاروق قادیان

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

لالہ ملاوا مل صاحب حکیم قادیان کو اکثر احباب جانتے ہیں۔ ان کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قدیمانہ تعلق رہا ہے۔ انہوں نے بعض ادویہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضؓ کے نسخوں کے مطابق تیار کی ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ان ادویہ کے متعلق سفارش کی خواہش کی ہے۔ سو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء کے مطابق یہ سفارش شائع کی جاتی ہے۔ کہ حاجتمند احباب لالہ ملاوا مل صاحب قادیان سے ان کی تیار کردہ ادویہ خرید کر فائدہ اٹھاویں۔ والسلام۔ (خاکسار پرائیویٹ سیکرٹری)

چند نہایت مفید اور مجرب ادویہ

معجون مبارک

یہ نسخہ معجون مبارک میرے مکرم مہربان جناب مرزا صاحب کا فرمودہ ہے آپ اس معجون کو شوق سے استعمال فرماتے تھے۔ دماغی روشنی کی معاون اور ضعف بصارت و آنکھوں سے پانی بہنے اور دماغی طاقت کو بہت مفید ہے۔ اس کے فوائد و برکات بکثرت ہیں۔ مگر بوجہ طوالت پورے پورے بیان میں سد راہ ہیں۔ قیمت فی سیر دو روپے آٹھ آنے خوراک دو تولہ۔

معجون دلشاد

فی الواقع ہی دلشاد ہے۔ استعمال کے پندرہ منٹ بعد چستی۔ پھرتی۔ خوشی اسکی پہلی خوبی ہے۔ اعضاء رئیسہ دل۔ دماغ۔ معدہ جگر کی طاقتوں کو بڑھاتا ہے۔ اعصابی کمزوری کو بہت ہی مفید ہے۔ یہانتک کہ بڑھاپے میں بھی اعصابی کمزوری نزدیک نہیں آتی۔ نیز مستورات کے لئے بھی اختناق الرحم یعنی غشی کا طاری ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں چھوٹے پڑ جانا کا بہترین علاج ہے۔ قیمت پندرہ خوراک وزنی ۱۲ تولہ تین روپے۔

سفوف نشاط

یہ ایک بہت مفرح اور مقوی دوا ہے۔ استعمال سے پہلے اپنا وزن کریں۔ دو ہفتہ بعد دیکھیں۔ کہ وزن میں پہلے کی نسبت کتنا اضافہ ہوا ہے۔ صحت کی خرابی یا بے اعتدالی سے مقصد میں جو کمی آچکی ہو۔ وہ سب حاصل ہو جائے گی۔ سرعت انزال اور احتلام اور جریان کا مریض تو ضرور ہی اس کا استعمال کرے۔ اور جائز طور پر بس امساک کی ضرورت ہے۔ وہ یقیناً اس سے حاصل ہو جائیگی قیمت پندرہ خوراک دو روپے آٹھ آنہ ؏۸

جوب زدجام

قیمت ایک درجن ؏۸۔ یہ حضرت مرزا صاحب کا مشہور نسخہ ہے۔ جو طاقت کے لئے از حد مفید ہے پہلی ہی خوراک اپنے فوائد اور برکات ظاہر کریگی۔

دوائی جریان الرحم یعنی لیکوریا

یہ نسخہ ایک بلند پایہ پارسا درویشانہ زندگی بسر کرنیوالے حکیم صاحب کا فرمودہ ہے۔ نہایت ہی عجیب الاثر اور آرام دیرپا ہے۔ یہ دوائی مہینوں کی محنت سے تیار ہوتی ہے۔ اگر اسمیں بے مثال فوائد نہ ہوتے۔ تو میں اس کے تیار کرنے میں ہرگز اتنا وقت خرچ نہ کرتا۔ مقامی اور نواح کی سینکڑوں مریضہ جن کے جسم اور طاقت سفید اور زرد رطوبت کے بہنے سے گھن کی طرح روز بروز کھوکھلا ہو رہے تھے۔ اس کے استعمال سے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک دو روپیہ ۸

اکسیر بواسیر

یہ نسخہ بواسیر کا ایک سنیاسی مہاتما کا فرمودہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کے شاہی حکیم جناب مولوی نور الدین صاحب خلیفہ اول رضؓ نے اس نسخہ کو بہت ہی پسند فرمایا تھا۔ فی الواقع ہر قسم کی بواسیر کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ ہزاروں اصحاب اس سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ قیمت پندرہ خوراک عہ

معجون روشن دماغ

اس کے اجزا قوائے ذہنی کو بہت ہی مدد دیتے ہیں۔ قیمت میں حتی المقدور بطور امداد رعایت کر دی گئی ہے۔ تاکہ غریب طلباء بھی فائدہ اٹھاویں۔ اگر آپ بیشتر طلباء بنظر ثواب خرید کر غریب طلباء کو خرید دیں۔ تو کار ثواب ہے۔ کہ کند ذہن طلباء بطور امتحان ایک ڈبیہ ضرور ہی خرید کر دیکھیں۔ کہ اس عجیب الاثر معجون سے محض دو ہفتہ استعمال سے ذہنی روشنی میں کس قدر اضافہ ہوتا ہے۔ قیمت بارہ آنے۔

نوٹ:۔ اسکے علاوہ دوائی درد گردہ قبض کشا گولیاں جو کہ پیٹ درد۔ سر درد کے لئے بہت ہی مفید ہیں۔ تیار پاس موجود ہیں۔ ان کے علاوہ خشک ادویات و عرق شربت معجون۔ لبوب اطریفل زمانی اور ماہواری بیماری کے نقائص کو دور کرنے کے لئے جوشاندے وغیرہ تیار رہتے ہیں۔

المشتہر:۔ ملاوامل (حکیم)، بڑا بازار قادیان (پنجاب)

رعایت

دوستوں کے شدید تقاضا پر

حیرت انگیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محض دوستوں کے شدید تقاضا کی وجہ سے سالانہ جلسہ کی تقریب سعید پر یہ کارخانہ اپنی حسب ذیل مقبول عام اور شہرہ آفاق ادویہ میں ازلہ ۲۱ دسمبر تا ۳ جنوری نصف کی رعایت دے رہا ہے۔ اس سنہری موقعہ سے نہ صرف آپ خود ہی فائدہ اٹھائیے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کیجئے۔ کیونکہ بعد میں یہ سنہری موقعہ جلد میسر نہ آئیگا۔ انہی تاریخوں پر باہر سے پوسٹ ہونیوالے خطوط بھی اس رعایت سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان ازسر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پُر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ نیز ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے ایس آئی۔ ایم ڈی۔ انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بے حد فائدہ ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ

اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۸ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شبیر محمد صاحب حال اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر ۵۸ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی۔ جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ تقریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے۔ نصف قیمت ایک روپیہ دو آنہ۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر ذیابیطس

ذیابیطس ایک ایسی خطرناک بیماری ہے۔ کہ خدا کی پناہ یہ اندر ہی اندر انسان کو اتنا کھوکھلا بنا دیتی ہے۔ کہ حقیقی معنوں میں انسان زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ لگاتار سالہا سال کے تجربہ کے بعد ایک ایسا مجرب نسخہ ہاتھ آگیا ہے۔ جو درحقیقت اس موذی مرض کے لئے اکسیر اور تیر بہدف ہے۔ اس کے اجزاء نایاب اور بہت قیمتی ہیں۔ اس کے پورے کورس کی تو اصل قیمت بیس روپے ہے۔ مگر رعایتی قیمت دس روپے اس کے استعمال کرنے سے پہلے آپ اپنے پیشاب کو ٹیسٹ کرائیں۔ اور پھر دوا کے ختم کرنے کے بعد اگر پیشاب میں شوگر رہ جائے۔ تو حلفیہ شہادت پر فوراً قیمت واپس کر دی جائیگی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے۔ اس کے اجزاء نایاب اور بہت قیمتی ہیں۔ اس لئے فی الحال یہ بہت تھوڑی مقدار میں تیار کی گئی ہے۔ جن کے آرڈر پہلے آئیں گے انہیں ترجیح رہے گی۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ بائو گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا اسہال۔ ریاح۔ کھانسی دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دیتی ہے۔ کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپکا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو۔ کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں ان کا دائمی استعمال سمجھو۔ کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت ڈیڑھ صد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ۔ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ۔

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کی بیخ کنی کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعایتی قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

طلائے بے نظیر

جس نے اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے۔ تجربہ بہترین شاہد ہے۔ قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنہ رعایتی قیمت ایک روپیہ چار آنہ محصولڈاک علاوہ

ست سلاجیت خالص

نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ اور عام کمزوری کے لئے مسلمہ چیز ہے۔ قیمت ایک چھٹانک ایک روپیہ چار آنے چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)